Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

BADR

The weekly Qadian

شمارہ 5

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8 ربیع الثانی 1436 ہجری / 29 صلح 1394 ہش / 29 جنوری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیرالمومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیروی کرو

سالک کا کام یہ ہونا چاہئے کہ اوّل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ترقیات کی دو راہیں

سلوک: صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں۔ ایک سلوک دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو لوگ آپ عقلمندی سے سوچ کر اللہ و رسولؐ کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ جیسے فرمایا قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32)

یعنی اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیروی کرو۔ وہ ہادی کامل وہی رسول ہیں جنہوں نے وہ مصائب اُٹھائیں کہ دُنیا اپنے اندر نظیر نہیں رکھتی۔ ایک دن بھی آرام نہ پایا۔ اب پیروی کرنے والے بھی حقیقی طور سے وہی ہوں گے جو اپنے متبوع کے ہر قول و فعل کی پیروی پوری جدوجہد سے کریں۔ متبع وہی ہے جو سب طرح پیروی کرے گا۔ سہل انگار اور سخت گذار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں آوے گا۔ یہاں جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا حکم دیا تو سالک کا کام یہ ہونا چاہئے کہ اوّل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے۔ اسی کا نام سلوک ہے۔ اس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتے ہیں ان سب کو اُٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہوتا ہے۔

جذب: اہل جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبہ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کل انبیاء مجذوب ہی تھے۔ جس وقت انسانی روح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے اُن سے فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر روح چمک اُٹھتی ہے۔ جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلی ہوتا ہے حتیٰ کہ اس میں منہ دیکھنے والے کا منہ نظر آجاتا ہے مجاہدات بھی صیقل کا ہی کام کرتے ہیں۔ دل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہئے کہ اُس میں سے بھی منہ نظر آجاوے۔ منہ کا نظر آنا کیا ہے؟ **تخلقوا باخلاق اللہ** کا مصداق ہونا۔ سالک کا دل آئینہ ہے جس کو مصائب و شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اخلاق النبیؐ اُس میں منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب بہت مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے ہر ایک مومن کو ایک حد تک ایسی صفائی کی ضرورت ہے۔ کوئی مومن بلا آئینہ ہونے کے نجات نہ پائے گا۔ سلوک والا خود یہ صیقل کرتا ہے اپنے کام سے مصائب اٹھاتا ہے لیکن جذب والا مصائب میں ڈالا جاتا ہے۔ خدا خود اُس کا مصقل ہوتا ہے اور طرح طرح کے مصائب و شدائد سے صیقل کر کے اس کو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ دراصل سالک و مجذوب دونوں کا ایک ہی نتیجہ ہے سو متقی کے دو حصے ہیں۔ سلوک و جذب۔

ایمان بالغیب: تقویٰ جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کسی قدر تکلّف کو چاہتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (البقرہ:3-4) اس میں ایک تکلف ہے۔ مشاہدہ کے مقابل ایمان بالغیب لانا۔ ایک قسم کے تکلف کو چاہتا ہے۔ سو متقی کیلئے ایک حد تک تکلف ہے کیونکہ جب وہ صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے تو پھر غیب اُس کیلئے غیب نہیں رہتا۔ کیونکہ صالح کے اندر سے ایک نہر کھلتی ہے جو اس میں سے نکل کر خدا تک پہنچتی ہے وہ خدا اور اُس کی محبت کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ مَنۡ کَانَ فِیۡ ھٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی (بنی اسرائیل:73) اسی سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان پوری روشنی اسی جہان میں نہ حاصل کر لے وہ کبھی خدا کا منہ نہ دیکھے گا۔ سو متقی کا یہی کام ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے سرمے تیار کرتا رہے جس سے اس کا رُوحانی نزول الماء دور ہو جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ متقی شروع میں اندھا ہوتا ہے۔ مختلف کوششوں اور تزکیوں سے وہ نور حاصل کرتا ہے پس جب سوجاکھا ہو گیا اور صالح بن گیا۔ پھر ایمان بالغیب نہ رہا اور تکلف بھی ختم ہو گیا جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بِرَاۤیِ الۡعَیۡن اسی عالم میں بہشت و دوزخ وغیرہ سب کچھ مشاہدہ کرایا گیا۔ جو متقی کو ایک ایمان بالغیب کے رنگ میں ماننا پڑتا ہے۔ وہ تمام آپؐ کے مشاہدہ میں آ گیا۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ متقی اگرچہ اندھا ہے اور تکلف کی تکلیف میں ہے لیکن صالح ایک دارالامان میں آگیا ہے اور اُس کا نفس نفس مطمئنہ ہو گیا ہے متقی اپنے اندر ایمان بالغیب کی کیفیت رکھتا ہے وہ اندھا دھند طریق سے چلتا ہے۔ اُس کو کچھ خبر نہیں۔ ہر ایک بات پر اُس کا ایمان بالغیب ہے یہی اُس کا صدق ہے اور اس صدق کے مقابل خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ فلاح پائے گا۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ○ (البقرہ:4)

(ملفوظات، جلد اول ایڈیشن 2003 صفحہ 17-18)

26ویں مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ بھارت 21-22 فروری 2015ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگی

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس مشاورت مورخہ 21-22 فروری 2015ء بروز ہفتہ و اتوار قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہوں گے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر بھجوایا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 123 ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ اسلامی جہاد سے متعلق غیر احمدی مسلمانوں کے غلط تصوّرات کی قوی دلائل سے تردید ☆ اسلامی جہاد کی حقیقت کا تذکرہ اور اس پہلو سے افراد جماعت احمدیہ کو اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

☆ 37 ممالک سے 18700 سے زائد شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت ☆ اختتامی خطاب میں لندن میں 5400 سے زائد شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

☆ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل صاحب اور وزیر اعلیٰ راجستھان محترمہ وسندھرا راجے سندھیا کی جانب سے جلسہ کی دلی مبارکباد

☆ ہندوستان کی سرکردہ شخصیتوں و معززین کے جلسہ پر مبارکباد کے پیغامات ☆ نماز تہجد ☆ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ☆ ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی

☆ 26 نکاحوں کے اعلانات ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆ ۔ پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کی تکمیل ☆ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: تنویر احمد ناصر ایڈیشنل منتظم شعبہ رپورٹنگ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 123واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 26۔27۔28 دسمبر 2014 بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کو معائنہ کارکنان کیلئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا:

معائنہ کارکنان مورخہ 22 دسمبر 2014

جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں کو احسن رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے 22 دسمبر 2014 کو احمدیہ گراؤنڈ میں معائنہ کارکنان کی تقریب منعقد ہوئی۔ تمام کارکنان صبح وقت مقررہ سے پہلے اپنی اپنی لائنوں میں کھڑے ہو چکے تھے۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب تشریف لائے۔ اس موقعہ پر افسر جلسہ سالانہ محترم شعیب احمد صاحب۔ افسر جلسہ گاہ محترم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اور افسر خدمت خلق محترم رفیق احمد بیگ صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

نمائندہ حضور انور نے تمام منتظمین، نائبین اور معاونین کی ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا اور شعبہ جات کے منتظمین سے مصافحہ کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے مع ترجمہ کی۔ بعد ازاں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے تمام کارکنان سے خطاب کیا۔ آپ نے مہمان نوازی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ نصائح بیان کیں۔ آپ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں کارکنان کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

26 دسمبر 2014ء پہلا دن پہلا اجلاس

پہلے دن کی پہلی نشست کا آغاز محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ اس سے قبل ٹھیک دس بجے تشریف لاکر آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر، اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں سے گونج اُٹھی۔ بعد ازاں محترم موصوف نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبد الحکیم صاحب معلم سلسلہ نے کی اور مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب نے اس کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔

بعد ازاں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ نے جلسہ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ نصائح بیان فرمائیں۔ نیز زیارت مقامات مقدسہ کی اہمیت بیان کی۔ اس کے بعد خاکسار تنویر احمد ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

پڑھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ہستی باری تعالیٰ (صفت علیم و خبیر کی روشنی میں) کے موضوع پر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی صفت علیم و خبیر پر شرح و بسط کے ساتھ خطاب کیا۔ اس ضمن میں آپ نے قرآنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ، فتح مکہ کا واقعہ اور کسریٰ کے متعلق آنحضورؐ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں خصوصاً زار روس کے متعلق آپ کی پیشگوئی بیان کی۔

دوسری تقریر محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ (معجزات اور نشانات کی روشنی میں) کے عنوان پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں نشانات دکھائے اور بزرگان پر خواب اور کشوف کے ذریعہ آپ کی صداقت ظاہر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن مجید کے حقائق و معارف عطا فرمائے ہیں کوئی نہیں جو ان میں میرا مقابلہ کر سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقدمات سے بریّت کی خبریں دیں جو بعینہ درست ثابت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج آپ کی تبلیغ کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا کے 206 ممالک میں پھیل چکا ہے۔ آخر پر آپ نے اسلام و احمدیت کی ترقیات کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کیے۔

اس تقریر کے بعد صدر اجلاس نے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

26 دسمبر 2014ء پہلا دن دوسرا اجلاس

ٹھیک دو بجے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم مولانا جلال الدین نیرّ صاحب ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ عطاء النعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ مکرم نصر من اللہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی جمال شریعت احمد صاحب نے ''سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوت الی اللہ کی روشنی میں'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیت کریمہ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حم سجدہ 34-36) کی روشنی میں آنحضورؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوت الیٰ اللہ کے نمونے پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوت الی اللہ کے متعلق ارشادات پیش کئے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں اشتہارات، کتب، رسائل اور خطوط کے ذریعہ دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ انجام دیا۔ یورپ میں آپؑ کے صحابہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہوئی۔ عرب، ایران، ترکی، مصر وغیرہ میں آپ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوئی۔ دنیا کے ہر مذہب و ملت سے لوگوں نے آپ کو قبول کیا اور ہر جزیرے اور براعظم میں آپؑ پر ایمان لانے والے موجود ہیں۔

اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت الی اللہ کے متعلق غیروں کا اعتراف بھی پیش کیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا اسفندیار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ ربوہ نے ''سیرت صحابہ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے حضرت سلمان فارسی کے متعلق بیان کیا کہ آپ کو آتش پرستی کی نسبت کلیسا سے لگاؤ تھا۔ اس راہ میں آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ شام پہنچے وہاں معلوم ہوا کہ یہ پادری تو دنیادار ہیں۔ آخر ایک راہب کے پاس پہنچے جس نے بتایا کہ اب دنیا میں کوئی قابل تقلید انسان موجود نہیں۔ اس راہب نے آپ کو بتایا کہ ایک نبی کے آنے کی

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں

ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ شرائط بیعت کے حوالہ سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب آف بھڑی شاہ رحمان کی شہادت۔ مکرمہ شہزادے ستانوسکا صاحبہ آف مقدونیہ کی وفات

مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02؍جنوری 2015ء بمطابق 02 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ فیکسیں بھی اور زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے وفات مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب یہ ہو گا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

بہرحال ان باتوں کی تھوڑی سی تفصیل یاددہانی کے طور پر آج مَیں بیان کروں گا۔ یہ یاددہانی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتا رہنا چاہئے۔ پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی ہے وہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ایک مومن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور شرک کا تو دُور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی بات مانے۔ لیکن نہیں جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مومن کے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بُت ہے۔“ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے جن تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا، انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتا دے گا۔ پھر آپ علیہ السلام نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

کون عقلمند انسان ہے جو کہے کہ جھوٹ اچھی چیز ہے یا جھوٹ بولنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرّک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

پس نفسانی غرض ہو، کوئی مفاد ہو تبھی انسان جھوٹ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ جان مال یا آبرو کو خطرہ ہو پھر بھی جھوٹ نہ بولے اور سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ جھوٹے اور سچے کا تو پتا ہی اس وقت چلتا ہے جب کوئی ابتلا درپیش ہو۔ ذاتی مفاد متاثر ہونے کا خطرہ ہو لیکن پھر بھی اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے۔ اپنے ذاتی مفادات کو سچائی پر قربان کر دے۔

آجکل یہاں اور یورپین ممالک میں بھی اسائلم کے لئے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانی لکھواتے ہیں اور پھر بھی بعضوں کے بلکہ بہت ساروں کے کیس reject ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی اور یہاں بھی جماعتی طور پر وکیلوں کی ایک مرکزی ٹیم ہے۔ وہ اسائلم لینے والوں کی مدد کرتی ہے۔ ان کو وکیلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے یا انہیں بعض ایسی ضروری باتیں بتاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں جو اُن کے کیس کے لئے مفید ہوں۔ کئی مرتبہ ہوا ہے کہ مجھے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ فلاں کا کیس اس لئے reject ہوا ہے کہ بے انتہا جھوٹ تھا۔ صرف ایک دنیاوی مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جھوٹ اور شرک کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر کے بیان فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح بعض benefits لینے کے لئے غلط بیانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361) پس اس باریکی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

اب آجکل ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے، خیالات کا بھی زنا ہے، پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ کئی عورتیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں اور بیٹھ کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض مرد بھی اپنی بیویوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اور پھر نتیجۃً خلع اور طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔ یا انہی فلموں کی وجہ سے جانوروں سے بھی زیادہ بدترین بن جاتے ہیں۔ احمدی معاشرہ عموماً تو اس سے بچا ہوا ہے۔ شاذ و نادر کے سوا کوئی ایسے واقعات نہیں ہوتے لیکن اگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس گند سے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر کسی پاکیزگی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بدنظری سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں غضّ بصر کا حکم دیا ہے تا کہ بدنظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ (سنن الدارمی، کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر ...... الخ حدیث 2404 صفحہ 773 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت 2000ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں ......'' فرماتے ہیں: ''ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343)

آپ نے فرمایا کہ: ''اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مَردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مَردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضّ بصر کا۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 346۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بات پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلنا فسق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ'' گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔'' (سنن ابن ماجہ باب اجتناب البدع والجدل حدیث 46)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ''قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہئے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 367۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ''جب یہ'' (یعنی مسلمان) ''فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آ گئی اور دنیا اور اس کی زیب و زینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کرایا۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 133۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل بھی دنیا کا، مسلمانوں کا یہی حال ہے۔

پھر ایک عہد بیعت کرنے والے سے یہ لیا گیا ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ظلم ایک انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی کا حق غلط طریق سے دبانا بہت بڑا ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کونسا ظلم سب سے بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے۔ فرمایا اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے از راہ ظلم لیا ہو گا تو اس کے نیچے کی زمین کے جملہ طبقات کا طوق بن کر قیامت کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 61 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3772 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

یعنی اس زمین کے نیچے گہرائی تک جتنی زمین ہے، (اللہ جانتا ہے کتنی زمین ہے) اس کا ایک طوق بنے گا اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ وہ لوگ جو مقدمات میں اَناؤں کی وجہ سے یا ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اور خیانت نہ کرنے کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیش فرمایا؟ فرمایا اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ حدیث 3535)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے ہیں۔ کوئی عذر نہیں کہ فلاں کی امانت میں نے اس لئے قبضے میں کر لی یا اس کی چیز دبا لی کہ اس نے فلاں وقت میرے ساتھ خیانت کا معاملہ کیا تھا۔ اپنے حقوق کے لئے قضا یا اگر دوسرا فریق غیر از جماعت ہے تو عدالت میں جاؤ۔ اگر جماعت کہتی ہے تو عدالت میں جائیں لیکن خیانت کا تصور ہی مومن کے ایمان کی بنیاد ہلا دیتا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اپنوں کے ساتھ جھگڑوں اور فساد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غیروں سے جو ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں ان سے بھی سلوک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ کیا ہے؟

فرمایا: ''وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو......''۔ فرمایا: ''دیکھو میں اس امر کے لئے مأمور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو......'' فرمایا: ''جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 204-203۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نہ اپنوں سے (جھگڑیں) نہ غیروں سے۔ ہم میں سے وہ لوگ جو (لڑائی جھگڑا کرنے والے ہیں) اگر بیویوں کے ساتھ سلوک میں یا اپنے بھائیوں کے ساتھ تعلقات میں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے ساتھ سلوک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو سامنے رکھیں تو تھوڑے بہت معاملات بھی جو ان شکایات کے سامنے آتے ہیں یہ بھی نہ آئیں۔ یا کم از کم ان میں غیر معمولی کمی واقع ہو جائے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

یہ باغیانہ رویہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومت وقت کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے۔ دین میں دخل اندازی کے علاوہ حکومت وقت کے باقی احکامات کے خلاف ایسے رویے دکھانا جو خود کو قانون شکن بنا رہے ہوں یا دوسروں کو قانون کے خلاف بھڑکا سکتے ہوں یہ اسلامی طریق نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کا بھی عہد کرو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پہلے بھی میں نے بتایا کہ آجکل ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے نفسانی جوشوں سے مغلوب ہونے کے بہت سے مواقع ہیں۔ پھر لڑائی جھگڑے، دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔ پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اس بات کا بھی عہد کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

دس سال کے عمر کے بچے پر بھی نماز فرض ہے۔ پس والدین کو اس کی نگرانی کی ضرورت ہے اور اس نگرانی کا حق تبھی ادا ہوگا جب خود والدین نمازوں میں نمونہ ہوں گے۔ بہت ساری شکایتیں میرے پاس آتی ہیں۔ بعض بچے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے والدین نماز نہیں پڑھتے یا بیویاں کہتی ہیں کہ خاوند نماز نہیں پڑھتے۔ بچے کیا نمونہ دیکھ رہے ہوں گے؟ مردوں کے لئے پانچ وقت کی نماز شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا مطلب ہے کہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کریں سوائے بیماری یا کسی بھی خاص جائز عذر کے۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو ہماری مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں۔ صرف عہدیداران ہی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔ اس بارے میں میں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں لیکن ابھی بھی بہت کمی ہے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو اس بارے میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 254 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی کو بہت بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے اور برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔‘‘ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 112 حدیث 3549)

پس نہ صرف روحانی علاج ہے بلکہ جسمانی علاج بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 245۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ...... حدیث 849)

پس بڑی اہمیت ہے درود کی اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی درود انتہائی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوۃ باب ما جاء فی فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی بہت زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کے لئے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور ان راہوں سے رزق دیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو...... استغفار کرتا رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہمیت کو بھی ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پھر ہم سے یہ عہد لیا کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو ہم یاد رکھیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث نمبر 1894)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کر پاتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 297 مسند نعمان بن بشیرؓ حدیث 18640 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس اللہ تعالیٰ کی حمد کو اس طرح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی ممنون احسان رہیں۔

پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد ہے کہ مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

جس حد تک عفو کا سلوک ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ لیکن اگر مجبوری ہے کسی کے حد سے زیادہ تکلیف دِہ رویے کی وجہ سے اصلاح کی خاطر، ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں، غصے کی وجہ سے نہیں بلکہ اصلاح کی خاطر کسی کو سزا دینی ضروری ہے تو پھر اپنے ہاتھ میں معاملہ نہیں لینا بلکہ حکام تک بات پہنچانی ہے۔ جو اصلاح بھی کرنی ہے صاحب اختیار نے کرنی ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اصلاح کرتا پھرے۔ خود کسی سے بدلے نہیں لینے۔ عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنانا ہے۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا کام بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے ہی خاص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی اور مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ، رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کے ثواب کو حاصل کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد والرقاق باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 7500)

پس ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دوڑنا ایک مومن کا کام ہے۔

اور جب یہ ہوگا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

کے سبّ وشتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے‘‘۔(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 24)

پس ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بن کر رہنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے انشاء اللہ اور دکھ اور ذلت بھی دیئے جائیں تو کبھی اس کی پرواہ نہیں کرنی یہ ہمارا عہد ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور......حدیث 2697)

پس اس بارے میں ہر وقت ہمیں بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ آجکل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسوم و رواج پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر، دوسروں کو دیکھ کر ان رسوم میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس بارے میں تفصیل سے بھی ایک دفعہ مَیں بتا چکا ہوں۔ سیکرٹریان تربیت اور لجنہ کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے یہ باتیں رکھتے رہیں تاکہ غیر مقبول فعل سے افراد جماعت بچتے رہیں۔

پھر یہ عہد ہے کہ کبھی ہوا و ہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’جو کوئی اپنے ربّ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنّت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے اِسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 413 تا 414۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پھر یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 125۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے تکبّر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ پھر فرمایا:’’مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے‘‘۔(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اور انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا، اس کو بلند کر دے گا اور یہاں تک کہ اس کو علّیین میں جگہ دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 191 مسند ابی سعید الخدریؓ حدیث نمبر 11747 مطبوعہ بیروت 1998ء)

عاجزی انکساری اختیار کرنے سے ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔ اگر یہ مسلسل رہے تو یہاں تک بلند ہوتا جائے گا کہ جنّتوں کے جو اعلیٰ ترین معیار ہیں ان میں جگہ دے دے گا۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خُلقی اپنا شیوہ بنائیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس کو بھی ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو‘‘۔(ملفوظات جلد 6 صفحہ 54۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان مال عزت اور اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ’’یاد رکھو اللہ تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے......پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 284-285۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قَسّامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض لِلّٰہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے‘‘۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 62-61)

پس دنیا کی روحانی ترقی کے لئے کوشش بھی بنی نوع کو فائدہ پہنچانے میں داخل ہے اور مادی اور روحانی فائدہ پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ پس جہاں ظاہری ہمدردی اور مدد پہنچانی ہے، انہیں فائدہ پہنچانا ہے، خدمت خلق کرنی ہے، وہاں تبلیغ بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر یہ عہد آپ نے لیا کہ آپ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی، علمی، روحانی اور عملی تربیت کے لئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے لئے ہیں۔ جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں کہ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہو سکتی ہے، نہ ہماری اِکائی قائم رہ سکتی ہے۔

پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:’’ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اپنی ہمّت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سے صَرفِ نظر فرماتے ہوئے ہماری گزشتہ سال کی کمزوریوں کو معاف فرمائے اور اس سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ بھرپور کوشش کے ساتھ اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نمازوں کے بعد میں دو غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے شہید بھائی مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دِتّہ صاحب کا ہے۔ آپ کو بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت نے مؤرخہ 27؍دسمبر کو صبح بعد نماز فجر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

لقمان شہزاد صاحب کو اپنے خاندان میں اکیلے ہی بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ شہید مرحوم نے 27؍نومبر 2007ء کو بیعت کر کے نظام جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ بیعت سے قبل شہید مرحوم کا علاقے کے احمدی احباب کے ساتھ کافی ملنا جلنا تھا۔ بھڑی شاہ رحمان کے صدر جماعت مکرم سلطان احمد صاحب کو گاؤں کے لوگوں کے ساتھ مذاکرے کرتے دیکھ کر اور جماعت کی کامیابی دیکھ کر اور دلائل سن کر ان کا صدر صاحب کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ساتھ تعلق مزید گہرا ہو گیا۔اس کے بعد ایم ٹی اے کے پروگرام بالعموم سنا کرتے تھے اور میرے خطبات خاص طور پر سننا شروع کئے۔ یہی عمل آپ کی قبولیت احمدیت کا سبب بنا۔ احمدیت کی قبولیت کے بعد آپ کو شدید مخالفانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔مخالفین نے احمدیت سے دستبردار کروانے کی کوشش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔شہید مرحوم کو تشدد اور دھمکیوں کے علاوہ بہت سے مولویوں سے ملایا گیا۔لیکن بفضلہٖ تعالیٰ کوئی مولوی آپ کے سامنے ٹِک نہ سکا۔ایک مرتبہ آپ کے پھوپھا زبردستی آپ کو مقامی مسجد میں لے گئے جہاں چند مولوی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے احمدیت سے دستبرداری کے اصرار پر شہید مرحوم نے کہا کہ اگر یہ لوگ دلائل سے ثابت کر دیں کہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو مَیں انکار کر دوں گا۔جس پر مولوی نے کہا کہ اب بحث کا وقت ختم ہو گیا۔تم صرف جماعت سے انکار کا اعلان کرو۔کوئی بحث نہیں ہم نے کرنی۔دلیل کوئی نہیں۔شہید مرحوم کے نہ ماننے پر ان کے پھوپھا اور وہاں موجود مولویوں اور دیگر لوگوں نے ڈنڈوں وغیرہ سے مارنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی کو شدید چوٹ آئی اور شدید زخمی ہو گئے۔مخالفین مارتے مارتے آپ کو ایک گاڑی میں ڈال کر آپ کے چچا کے پاس لے گئے اور جانوروں کے باڑے میں بند کر دیا۔ان کی والدہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ان کے چچا کے ڈیرے پر پہنچیں اور اپنے بیٹے کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ان کی والدہ کو بھی تھپڑ مارا حالانکہ وہ غیر احمدی تھیں۔والدہ کے بار بار اصرار پر شہید مرحوم کو ان کی والدہ کے حوالے کر دیا گیا اور ساتھ ہی کہا کہ آج کے بعد ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔شہید مرحوم کی بیعت کے ایک سال بعد رشتہ داروں نے ان کو زبردستی ان کے والد کے پاس سعودی عرب بھجوا دیا تا کہ احمدیت سے دستبردار کیا جا سکے۔سعودی عرب میں بھی آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا کیونکہ رشتہ داروں کی طرف سے آپ کے سعودی عرب پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے احمدی ہونے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔شہید مرحوم نے سعودی عرب میں بھی جماعت کی تلاش جاری رکھی۔کئی ماہ کی کوششوں کے بعد ایک انڈین احمدی دوست کے توسّط سے جماعت سے رابطہ ہوا۔شہید مرحوم اس بات پر بہت خوش ہوئے اور وہاں قیام کے دوران مرحوم کو حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔تین سال کے بعد شہید سعودی عرب سے واپس آ گئے۔اپنا زمیندارہ شروع کر دیا۔26/نومبر 2014ء کو بھڑی شاہ رحمان میں مخالفین جماعت نے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں ملک بھر سے نام نہاد مولویوں نے شرکت کی۔اس کانفرنس میں مولویوں نے احباب جماعت کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتوے دیئے اور لقمان شہزاد صاحب کے خلاف بالخصوص لوگوں کو بھڑکایا۔اس کانفرنس کے بعد آپ کو مخالفین کی طرف سے مسلسل دھمکیوں کا سامنا تھا۔بالآخر 27 دسمبر کو جب آپ فجر کی نماز ادا کر کے اپنے ڈیرہ پر جا رہے تھے تو مخالفین نے تعاقب کر کے پیچھے سے سر میں گولی ماری جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستے میں جام شہادت نوش فرمائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مرحوم 5/اپریل 1989ء (eighty nine) کو پیدا ہوئے۔مرحوم نہایت ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس، ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔اس وقت جماعت احمدیہ بھڑی شاہ رحمان میں سیکرٹر مال کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے۔مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔آپ احمدی دوستوں سے کہا کرتے تھے کہ میرا تو وہ دوست ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔شہید مرحوم کہا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت سکون آئے گا جب اپنے سارے گھر والوں کو جماعت میں شامل کر لوں گا۔آپ کی وفات پر ہمسایوں کی ایک مخالف خاتون نے کہا کہ میں نے اس لڑکے میں احمدی ہونے کے بعد بڑی تبدیلی دیکھی ہے۔ جب سے یہ احمدی ہوا تھا اس نے تہجد شروع کر دی تھی۔باقاعدگی سے صبح تین بجے اس کے کمرے کی لائٹ جل جاتی تھی اور جب میں اس کو احمدیت کی وجہ سے برا بھلا کہتی تھی تو شہید مرحوم کی والدہ بھی جواباً ناراضگی کا اظہار کرتی تھیں۔اس پر شہید مرحوم اپنی والدہ سے کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں تو اب ہمیں سننا پڑیں گی۔

ابھی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے سنا کہ مخالفین تمہیں جو کہیں تم نے صبر کرنا ہے اور شہید نے یہی بات حالانکہ والدہ غیر احمدی تھیں ان کو کہی کہ میری وجہ سے تم کو یہ باتیں سننی پڑیں گی۔اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ان کے خاندان کو بھی احمدیت کے نور سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

رفیع بٹ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شہادت سے ایک ہفتہ قبل ربوہ میں میرے پاس آئے اور پورا وقت جماعت کی خوشحالی اور ترقی کی باتیں کرتے رہے۔ان کے اندر دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔میں انہیں محلہ باب الابواب میں ایک دوست کے پاس لے گیا۔وہاں حوالہ جات کی کاپیاں وغیرہ دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور اپنے موبائل میں کافی حوالہ جات کی تصویریں لیں اور کہا کہ مَیں جلد واپس آؤں گا اور ان کے پاس جو قیمتی خزانہ ہے اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔

لقمان شہزاد صاحب کی خاص بات یہ تھی کہ وہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی روحانیت بہت ترقی کر گئی تھی۔ان کی مجلس میں بیٹھنے کے بعد ہر فرد ایک نیا جوش و جذبہ لے کر اٹھتا تھا۔

الماس محمود ناصر صاحب مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ لقمان صاحب اس گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں خاکسار بعد تکمیل تعلیم جامعہ پہلی مرتبہ تعینات ہوا۔لقمان صاحب خاکسار کے پاس دیر تک بیٹھے رہتے حالانکہ انہوں نے ابھی بیعت بھی نہیں کی تھی۔علمی مسائل پوچھنے کے ساتھ ساتھ وہ جماعت سے اس قدر قریب ہو چکے تھے کہ دوران گفتگو خود کو جماعت احمدیہ کا فرد ہی سمجھتے اور احمدی اور غیر احمدی کے فرق پر بات کے دوران وہ اپنا ذکر بطور احمدی کرتے۔بوقت بیعت کم عمری کے باوجود بہت ہی بلند حوصلہ نوجوان تھے۔ماریں بھی کھائیں جیسا کہ بتایا گیا اور ان پر بڑا دباؤ ڈالا گیا۔لکھتے ہیں کہ جب ان کو مسجد میں مارا گیا تو ڈنڈوں سے اور جو رحلیں ہوتی ہیں، جن پر قرآن شریف رکھ کر پڑھا جاتا ہے ان سے بھی مارا گیا۔گن پوائنٹ پر اغوا بھی کیا گیا جہاں وہ ڈیرے پر گئے اور وہاں سے ان کی والدہ لے کے آئیں اور اس وقت ڈاکٹر بھی کوئی نہیں تھا۔ان کے دوست غیر احمدی ڈاکٹر نے ہی چھپ کے ان کو اس وقت ابتدائی طبّی امداد دی۔

لکھتے ہیں کہ خاکسار نے جو بات شدّت سے محسوس کی وہ یہ تھی کہ لقمان احمد صاحب کا پہاڑ جیسا عزم و استقلال تھا۔تمام تر ظلم و بربریت پر ذرہ بھر بھی پریشان نہ تھے اور نہ ان کے قدم ڈگمگائے بلکہ بہت ہی حوصلہ اور غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے صحابہ کا سا نمونہ پیش کیا۔

رانا رؤوف صاحب سعودی عرب سے لکھتے ہیں کہ جماعت سے باقاعدہ اور مستقل رابطہ رکھا لیکن کفیل کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہے۔کفیل کو ان کے رشتہ داروں اور کام کرنے والوں نے ان کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ کافر ہے مگر ان کے کفیل نے کہا کہ یہ لڑکا ہمیشہ فارغ وقت میں قرآن پڑھتا رہتا ہے اور نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے۔یہ کیسا کافر ہے جبکہ تم لوگ نہ نمازیں پڑھتے ہو اور نہ قرآن پڑھتے ہو۔خصوصی طور پر روزگار کی مشکلات اور احمدی ہونے کی وجہ سے رشتے داروں کی طرف سے مخالفت کا سامنا رہا۔

سعودی عرب میں مقیم ان کے گاؤں کے ایک احمدی دوست امتیاز صاحب نے ایک واقعہ بتایا کہ جب یہ نئے نئے احمدی ہوئے تو ان کے ننھیال میں کسی کی وفات ہو گئی۔اس موقع پر ان کے ماموؤں نے غیر احمدی مولویوں کو جمع کیا اور لقمان احمد کو وہاں لے گئے۔لقمان صاحب اپنی جیب میں احمدیہ پاکٹ بک رکھتے تھے۔غیر احمدی مولوی ان سے طرح طرح کے سوال اور بحث کرتے رہے اور یہ ان کو دلیل سے جواب دیتے رہے۔بعد میں مولویوں نے شور مچانا شروع کر دیا تو ان کے غیر احمدی بزرگ نے ان مولویوں سے کہا کہ ایک لڑکے نے تم سب کا منہ بند کر دیا ہے۔یہ انتہائی ادب اور دلیل کے ساتھ بات کر رہا ہے۔اس لئے تم لوگ بھی شور نہ مچاؤ بلکہ ایک ایک کر کے اس کی بات کا جواب دو۔لیکن کوئی جواب ہو تو دیں۔

جلسہ سالانہ سعودی عرب میں پہلی دفعہ شامل ہوئے تو کہتے ہیں خواب میں یہ نظارہ مَیں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔

دوسرا جنازہ غائب ہو گا مکرمہ شہزادے ستانوسکا (Scherher Zada Destanouska) صاحبہ۔یہ مقدونیہ کی رہنے والی ہیں۔یہ 19/نومبر 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1996ء میں اپنے میاں کے احمدیت قبول کرنے کے چند ماہ بعد ان کو بیعت کرنے کی سعادت ملی تھی۔ مارچ اپریل 1995ء میں شریف دروسکی صاحب اور شاہد احمد صاحب تبلیغی سفر پر جرمنی سے بروو و (Berove) گئے جہاں شریف دروسکی صاحب نے مرحومہ کے میاں اور اپنے عزیز مکرم جعفر صاحب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا جو انہوں نے قبول کر لیا۔مرحومہ کے شوہر نے بتایا کہ ان کی شادی کو گیارہ بارہ سال ہو چکے تھے اور ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔شاہد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ان کے لئے دعا کا خط لکھا۔اس سے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا فرمایا۔ابتدا میں یہاں احمدیوں کو مخالفت اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ صبر اور ثابت قدمی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔قبول احمدیت سے قبل آپ کو نماز نہیں آتی تھی اور احمدی ہو کر آپ نے نماز سیکھی۔مقامی لجنہ میں فعّال ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مخلص احمدی خاتون تھیں۔نماز سینٹر سے باقاعدہ رابطہ تھا۔جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتی تھیں۔مبلغین کو اپنے گھروں میں بلاتیں۔لوکل زبان میں شائع ہونے والی کتب کا مطالعہ کرتی رہتیں۔مقدونیہ میں ہمارا سینٹر نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی وفات پر غیر احمدیوں کی مسجد میں نہلانے کے لئے لے گئے تو انہوں نے نعش پر قبضہ کر لیا اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے اور پھر جنازہ بھی انہوں نے پڑھا اور احمدیوں کو جنازہ نہیں دیا۔احمدیوں نے بعد میں جنازہ غائب پڑھا ہے۔لیکن بہرحال ان کے خاوند نے بڑی ہمت اور حوصلہ دکھایا ہے۔لڑائی نہیں کی۔وہاں فساد پیدا ہو سکتا تھا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچے اور خاوند کو بھی جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

خطبۂ عید الفطر

حقیقی عید کا تصور اکثر کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ تمام مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں حاصل ہو جائیں لیکن ان دائمی خوشیوں کے حصول کے لئے عید کو مستقل عید بنانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہر عید دائمی خوشیوں کا خیال آنے سے یا وقتی طور پر یہ دعا کرنے سے کہ دائمی عید ہو جائے، دائمی عید نہیں بنتی۔

چھوٹی عید، بڑی عید جس کو عید قربانی بھی کہتے ہیں یا جمعہ، یہ سب عارضی عیدیں ہیں۔ اس لئے کہ حقیقی عید کا تقاضا صرف ان عیدوں کے پڑھنے سے پورا نہیں ہو سکتا۔

یہ عیدیں صرف خوشیاں منانے کے لئے نہیں آتیں بلکہ اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام ہوا کرتے ہیں

یہ عید ہمیں اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی عید کی خوشیوں کو کس طرح مستقل کر سکتے ہیں کن راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے والے بناتے رہیں

جس طرح جسمانی غذا اور ضروریات انسانی زندگی کا لازمہ ہیں اسی طرح جو روحانی غذا ہے، نماز ہے، روزہ ہے، صدقہ وخیرات ہے، یہ بھی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح دوسرے احکام شریعت ہیں، وہ بھی روحانی زندگی کا لازمہ ہے۔

اسلامی اور روحانی عید کام چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ کام میں زیادتی کا نام ہے اور یہ مسلسل کام کا سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا ہے لیکن مومن کے لئے وہاں مستقل عید ہوگی۔ اس کے انعامات ضائع نہیں ہوں گے۔ کام تو وہاں بھی وہ کرے گا لیکن وہی کام کرے گا جو اللہ چاہے گا۔

حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں کی طرف مستقل توجہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی یا بندوں کے لئے قربانی یا نظام سلسلہ کے لئے قربانی، یہ تمام قربانیاں اس کے لئے راحت پیدا کریں، خوشی اور اطمینان کا موجب ہوں۔ یہ چیزیں اسے مشکل نہ لگیں تو پھر ایسا انسان مستقل عید حاصل کرنے والا بن جاتا ہے، ورنہ اس کے بغیر جو عیدیں ہیں یہ عارضی عیدیں ہیں

اکثریت جماعت کے لئے وقت کی قربانی اور مالی قربانی میں بہت راحت محسوس کرتی ہے لیکن اپنے وقتوں کو قربان کرنے کے لئے پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ دے کر اپنی روحانی حالت کو سنوارنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے تاکہ ان جنتیوں میں ہم شامل ہو سکیں جو ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، جن کی صبحیں بھی عیدیں ہیں اور شام بھی عیدیں ہیں

گزشتہ دنوں پاکستان میں دو بچیوں اور ایک خاتون کی جانی قربانی کا دلگداز تذکرہ

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 30؍جولائی 2014ء بمطابق 30؍وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

رمضان گزر گیا اور آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید منا رہے ہیں۔ ہم میں سے بہت سوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے لئے یہ عید حقیقی عید بن جائے۔ اس کے لئے بہت سے لوگ مجھے لکھتے بھی رہتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید عطا فرمائے۔ لیکن حقیقی عید کا تصور اکثر کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ تمام مشکلات دور ہو جائیں اور دائمی خوشیاں حاصل ہو جائیں۔ بیشک یہ بھی عید ہے۔ ایک مومن کے دل میں دائمی خوشیوں کا خیال جب آتا ہے تو اس سوچ کے ساتھ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو حاصل کرنے سے یہ خوشیاں مل سکتی ہیں۔ لیکن ان دائمی خوشیوں کے حصول کے لئے عید کو مستقل عید بنانے کی ضرورت ہے ورنہ ہر عید دائمی خوشیوں کا خیال آنے سے یا وقتی طور پر یہ دعا کرنے سے کہ دائمی عید ہو جائے، دائمی عید نہیں بنتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس پر بہت تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ میں نے اس سے بھی کچھ استفادہ کیا ہے، بعض واقعات ان سے لئے ہیں۔ تو حقیقی عید ایک مومن کے لئے اس طرح بنتی ہے جب اس کے جو لوازمات ہیں وہ بھی پورے کئے جائیں۔ ہم ہر سال عید الفطر بھی مناتے ہیں جو رمضان کے بعد آتی ہے۔ پھر ایک عید، عید الاضحیہ ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو بھی عید قرار دیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا باب ماجاء فی الزینۃ یوم الجمعۃ حدیث نمبر 1098)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 399۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی جمعہ کی عید سے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عید پر جس طرح اہتمام کیا جاتا ہے اور جس طرح حاضری ہوتی ہے جمعوں پر اس طرح حاضری نہیں ہوتی۔ گویا سال کے بعد آنے والی عید کو یا پھر عید الاضحیہ کو اگر شمار کیا جائے تو تقریباً سوا دو مہینے کے بعد دوبارہ عید آئے گی۔ یہ عید منا کر پھر تقریباً دس مہینے کے بعد عید کا اہتمام کیا جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ساتویں دن عید کا دن مقرر کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے جمعہ عید منانے کو بھی مستقل عید قرار نہیں دیا۔ اگر ہم جمعہ کے بعد باقی دنوں میں اپنی ذمہ داری کو بھول جائیں اور اپنے روزمرہ کے فرائض جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں بن سکتے۔ پس چھوٹی عید، بڑی عید جس کو عید قربانی بھی کہتے ہیں یا جمعہ، یہ سب عارضی عیدیں ہیں۔ اس لئے کہ حقیقی عید کا تقاضا صرف ان عیدوں کے پڑھنے سے پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان عیدوں سے یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں روحانی مقام حاصل کرنے کے موقعے دیئے گئے ہیں۔ صرف انہی موقعوں پر خوش نہ ہو جاؤ۔ ان کو حاصل کرنے سے خوش نہ ہو جاؤ۔ اصل خوشی کا مقام اس وقت ہوتا ہے جب ان وقفوں کے دوران بھی، جو یہ وقفے ہیں ان کے دوران بھی خوشی کے مواقع تلاش کرو۔ جمعہ یا عید پڑھ کر یہ نہ سمجھ لو کہ جو روحانی مقام عید حاصل کرنے والے کو مل سکتا ہے وہ ہمیں مل گیا۔ ایسا خیال بے وقوفی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی طالب علم مثلاً ہفتے کے بعد، جہاں ہفتہ اتوار چھٹی ہوتی ہے یا بعض جگہوں میں مسلمان ممالک میں جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے تو چھٹی کے بعد یہ بھول جائے کہ اس نے سکول بھی جانا ہے۔ پہلے تو اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہوں گے اور اسے سکول بھیجیں گے۔ پھر سکول جائے گا تو سکول میں اساتذہ اس سے ناراض ہوں گے اور بعض دفعہ سزا بھی ملتی ہے، مختلف قسم کی سزائیں ہیں۔ اسی طرح اگر انسان سمجھے کہ عید آ گئی، رمضان گزر گیا، اس لئے عبادت سے متعلق یا حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق میری جو ذمہ داریاں تھیں وہ رمضان سے ہی خاص تھیں، اب انہیں بھول جاؤ۔ یا کوئی یہ سمجھ لے کہ ایک رمضان میں نے گزار لیا اور عید بھی منا لی، اب آئندہ نہ کسی رمضان کی ضرورت ہے نہ عید کی اور بس۔ اور نہ اب جمعوں پر جانے کی ضرورت ہے یا جمعہ سے جمعہ کے درمیان جو عرصہ ہے اس میں عبادتوں کی ضرورت ہے۔ تو پھر ایسا شخص اپنے ایمان کو بھی کھو بیٹھے گا اور خدا تعالیٰ کی نظروں میں بھی گر جائے گا۔

غرض یہ عیدیں صرف خوشیاں منانے کے لئے نہیں آتیں بلکہ اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روحانی مقام بھی عارضی مقام ہوا کرتے ہیں۔ روحانیت میں ترقی کے لئے اگر ہر جمعہ اور ہر عید سنگ میل نہ بنے تو وہ عید انسان کے لئے خوشی کے بجائے تباہی کا باعث بن جاتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کی مثال (دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ ایک پرانے احمدی نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس چندہ کے لئے گیا کہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے چندہ دیں۔ اور

باوجود اس کے کہ وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندہ کا ذکر سن کے کہنے لگے مَیں پہلے ہی بہت چندے دے چکا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر کوئی چندہ واجب نہیں ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ایک دن دوستوں نے دیکھا کہ وہ مسجد میں نمازوں پر نہیں آتے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ میں نے بڑی نمازیں پڑھی ہیں۔ سرکار بھی ایک لمبا عرصہ کے بعد پنشن دے دیتی ہے تو خدا تعالیٰ کیوں نہیں دے گا۔ اس لئے نمازوں سے بھی چھٹی ہوگئی۔

تو دیکھیں ایک چیز یا ایک برائی انہیں دوسری برائی کی طرف لے گئی بلکہ ایک گناہ کی طرف لے گئی۔ انہوں نے اپنی سابقہ قربانیوں کو ہی سب کچھ سمجھ لیا اور یہ خیال کیا کہ ان قربانیوں کی وجہ سے مجھے کوئی روحانی مقام مل گیا، مَیں بہت اعلیٰ مدارج پر پہنچ گیا ہوں یا جس چیز کو مَیں نے یہ قربانیاں کر کے حاصل کرنا تھا وہ حاصل کر لیا۔ تو اس سوچ کی وجہ سے پھر نمازیں بھی ہاتھ سے نکل گئیں جو ایک بنیادی حکم ہے اور فرض ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ تھوڑے عرصے کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔ ورنہ بعید نہیں تھا کہ یہ بھی کہہ دیتے کہ بڑا لمبا عرصہ ہم خدا تعالیٰ پر ایمان لا چکے ہیں اب ایمان کی بھی ضرورت نہیں، یہاں سے بھی پنشن مل جانی چاہئے۔ پس ایسے بھی لوگ دنیا میں ہوتے ہیں۔ بہرحال گو اس بات سے ان کا عملی حصہ چھن گیا لیکن وفات کی وجہ سے کم از کم ایمان محفوظ رہا۔ ایمان کی حالت میں وہ فوت ہوئے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 256-255)

تو یہ تو ایک کھلی مثال ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی مثالیں ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک لوگ خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں، بڑے جوش سے خدمت کرتے ہیں، ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ بھی لیتے ہیں لیکن کچھ عرصے کے بعد پھر پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض وجوہات بھی بن جاتی ہیں لیکن چاہے وہ وجوہات عہدیداروں کی وجہ سے بنیں یا کسی وجہ سے بنیں، ان وجوہات کو ایسے لوگوں کو دین کی خدمت سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ قربانیاں، یہ خدمات، یہ عمل وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کر رہے ہیں اور اپنی ذات کے لئے کر رہے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی مرضی کے مطابق اگر کام نہ ہوں تو پہلے کام سے معذرت کرتے ہیں۔ پھر مالی قربانیوں میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ پھر عبادتوں میں یا مسجد میں آنے میں کمزوری دکھانا شروع کر دیتے ہیں۔ بہرحال اس کی مختلف صورتیں ہیں جب انسان کسی بھی کام میں، عمل میں، نیکی میں، مستقل مزاج نہیں رہتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے سے اس بے استقلالی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ عموماً عبادتوں میں کمزوری اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزوری تو چند دن یا کچھ عرصے کے بعد اکثر نظر آ جاتی ہے جو پیچھے ہٹنا شروع ہوتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بزرگ کی مثال دی، بعض دفعہ ایمان میں بھی کمزوری ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

پس یہ عید ہمیں اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی عید کی خوشیوں کو کس طرح مستقل کر سکتے ہیں۔ کن راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے والے بناتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ہمیشہ دیتا رہے اور بے انتہا دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ابدی جنتوں میں ڈالے، اسے انعامات سے مستقل نوازے۔ اسلام کا خدا نعوذ باللہ وہ خدا نہیں ہے جس کے بارے میں بعض دوسرے مذہب والے یہ تصور رکھتے ہیں کہ وہ ابدی جنت نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا خزانہ خالی ہو جائے گا یا جنت میں جگہ نہیں رہے گی۔ اسلام کا خدا تو اس جہان میں بھی جنت دیتا ہے اور اگلے جہان میں بھی جنت دیتا ہے لیکن اس کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ پس ہمیں مستقل اور ہمیشہ کی جنت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ۔ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ (ھود: 109) اور وہ لوگ جو خوش نصیب بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے۔ وہ اس میں رہنے والے ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہیں سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ یہ ایک نہ کاٹے جانے والی جزا کے طور پر ہوگا۔ ایسی جزا جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ایسی جنت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا خدا ہے جو کہتا ہے کہ ہم جو کچھ جنتیوں کو دیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ہوگا، واپس لینے کے لئے نہیں ہوگا۔ ہمارا انعام تو ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ایسی ہے جو عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنتیوں کا انعام نہ کاٹا جانے والا ہے اور یہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ دراصل مومن کے لئے یہی حقیقی عید ہے جو نہ ختم ہونے والے انعام کی صورت میں ہے۔ گویا جو نہ ہٹنے والی عید ہے، ہمیشہ قائم رہنے والی عید ہے اور یہی نہ کٹنے والی عید جو ہے وہ عام مومن کے لئے ہے اور یہ وہ جنت ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور حقیقی عید وہی ہے جب مستقل جنت مل جائے۔ ایسی جگہ مومن چلا جائے جو جنت ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ایک حقیقی عبد کا، بندے کا مقام ہے۔ اور یہ جنت مسلسل کام سے ملتی ہے۔ اور جو بندہ اس دنیا میں اپنے روحانی کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے وہ اس جنت سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس اصل کو دنیا میں بہت سے دنیا والے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں۔ عام مسلمانوں میں تو پیروں فقیروں نے اپنے مقام کی، نام نہاد مقام کی آڑ میں ایسے بہت سے غلط تصورات پیدا کر دیئے ہیں، ایسے بہانے تراشے ہوئے ہیں کہ انہیں اب ان کے مقام کی وجہ سے مسلسل عمل کی ضرورت نہیں ہے، ان کو خدا مل گیا۔ نتیجۃً ان کے مرید اور عامّۃ المسلمین نے بھی یہی تصور پیدا کر لیا ہے کہ اگر کسی کو مقام مل جائے تو پھر اس کو کسی قسم کے عمل کی ضرورت نہیں رہتی یا مسلسل عمل کی ضرورت نہیں رہتی۔ جب ضرورت ہوئی اپنے پیر صاحب کے پاس جا کر یا کسی نام نہاد مُلّاں یا عالم کے پاس جا کر دعا کروا کر یا تعویذ لے کر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے حاصل کرنے والے ہم بن جائیں گے۔ یہ تصور پیدا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان کے پیروں کا یہ حال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ایسے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں کہ ہمیں اب کسی عبادت کی ضرورت نہیں۔

حضرت مصلح موعود ایک ایسے ہی شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں جو ان فقیروں سے، پیروں سے متاثر تھا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے ایک سوال کرنا ہے۔ آپ نے کہا ٹھیک ہے فرمائیں کیا سوال ہے۔ کہنے لگا کہ اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جائے تو کنارے پہنچ کے وہ کیا کرے؟ اب اس سوال کے دو ہی جواب دیئے جا سکتے ہیں کہ اتر جائے یا بیٹھا رہے۔ اب عام حالات میں ایک عقلمند آدمی کا یہی جواب ہوگا کہ جب کنارے پہنچ گیا تو اتر جائے۔ اب اس شخص نے اپنے خیال میں ایک بہت بڑی پہیلی اور الجھا ہوا سوال ڈالا تھا۔ لیکن حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ظاہری طور پر تو میرا یہی جواب ہونا چاہئے تھا کہ جب کنارہ آ گیا تو اتر جاؤ لیکن اس کے یہ کہنے پر اگر میں اس کو یہ کہہ دیتا کہ اتر جاؤ تو پھر اس نے اگلا سوال یہ کرنا تھا کہ چلو پھر ٹھیک ہے اگر اتر جانے والی بات ہے تو جب انسان کو خدا مل گیا تو پھر مزید عبادت اور عمل کی کیا ضرورت ہے۔ تو آپ کہتے ہیں جب اس نے مجھے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سوال کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرمائی، میرے دل میں ڈالی۔ میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو اس دریا کا کوئی کنارہ ہے جس میں وہ کشتی پر سوار ہے تو ٹھیک ہے۔ جب کنارہ آئے تو اتر جانا یقیناً عقلمندی ہے۔ لیکن اگر اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو جہاں وہ کشتی سے اترا وہیں ڈوبا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے اس جواب پر وہ تھوڑی دیر حیران ہو گیا۔ پھر خاموش رہا، تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ پھر یہ عبادتیں ہمیشہ کرنی پڑیں گی۔ اس کا مطلب تو یہی ہوا۔ تو وہ شخص دراصل عام فقیروں سے اس قسم کی باتیں سن کر آیا تھا کہ نماز خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے پڑھی جاتی ہے لیکن جسے خدا مل گیا اسے نماز کی کیا ضرورت ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد اول صفحہ 258-257)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بھی اپنی ایک ہمشیرہ کے بارے میں بیان فرمایا کہ اس نے بھی اسی طرح پیروں سے متاثر ہو کے کہہ دیا تھا کہ کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ مَیں فلاں پیر کی بیعت میں ہوں اور اگر مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پوچھے تو کہہ دینا میری ساری ذمہ داری پیر صاحب نے لے لی ہے، مجھے کوئی جنت میں جانے سے نہیں روک سکتا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 209-208) تو یہ تصورات ہیں۔

پس یہ سمجھتے ہیں کہ روزے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ نمازیں خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن جسے خدا مل گیا اسے نہ نمازوں کی ضرورت ہے، نہ روزوں کی ضرورت ہے، نہ کسی اور عمل کی ضرورت ہے۔ زکوۃ خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے دی جاتی ہے۔ پھر زکوۃ کی بھی ضرورت نہیں۔ جسے خدا مل گیا اسے ان چیزوں کو کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اسی طرح پھر جو دوسری نیکیاں ہیں ان سے بھی انسان دور ہٹتا چلا جاتا ہے کہ نیکیاں خدا کو ملنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ اگر خدا مل گیا تو پھر نیکیوں کی ضرورت بھی کوئی نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جب خدا مل گیا تو پھر اپنے آپ کو انسان مستقل مشکل میں ڈالتا چلا جائے۔ یہ نیکیاں تو منزل پر پہنچانے کے لئے سواریوں کا کام دیتی ہیں۔ جب منزل پر پہنچ گئے تو پھر سواری پر بیٹھے رہنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ بڑی بیوقوفی ہوگی کہ انسان گھر پہنچ کر پھر یہ کہے کہ میرا مقصد تو گھر پہنچنا تھا اب میں پہنچ گیا۔ اب گھر کے اندر جانے کی بجائے میں اسی گاڑی میں بیٹھا رہوں گا، باہر نکلنے کی ضرورت نہیں۔ پس جب منزل مقصود محدود ہو تو سواری سے اترنا عقلمندی ہے، جو دنیاوی منزلیں ہیں۔ لیکن جب منزل مقصود لا محدود ہو تو جہاں انسان سواری سے اترے گا وہیں تباہ ہو جائے گا۔

پس اس طرح کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو گو پیروں فقیروں کے مرید نہیں ہوتے لیکن ان کے خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں، عملاً ان سے یہی کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ وہ چھپے ہوتے ہیں لیکن ایک دن ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے عمل خود بخود انہیں ظاہر کر دیتے ہیں۔ کچھ دن نماز پڑھ کر سمجھ لیتے ہیں کہ اب انہیں نمازوں کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ کچھ دن روزے رکھ کر سمجھ لیتے ہیں کہ اب انہیں روزوں کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ چند دن صدقہ و خیرات کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب انہیں صدقہ و خیرات کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ وہ بہت صدقہ دے چکے ہیں۔ لیکن دنیاوی معاملات میں انہیں یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ ہم نے بہت کھا لیا، اب ہمیں کھانے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم نے بہت پانی پی لیا، جوس پی لئے، اب ہمیں نہ پانی پینے کی ضرورت ہے نہ جوس پینے کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضرورت ہے۔ کچھ دن کپڑے پہن کے یہ نہیں کہتے کہ ہم نے کپڑے پہن لئے، اب کوئی ضرورت نہیں۔ اب چاہے سردی ہو یا گرمی، ہم موسم کے لحاظ سے کپڑے نہیں پہنیں گے۔ اگر وہ ایسی سوچ رکھنے والے ہوں گے تو یا تو خود اپنی جان پر ظلم کر رہے ہوں گے اور یا پھر ان کے عزیز رشتہ دار انہیں دماغی مریض سمجھ کر دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کرا دیں گے۔

پس جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے اپنی زندگی کے سانس کو قائم رکھنے کے لئے ہر عقلمند کوشش کرتا ہے مگر روح کی طاقت کے لئے یہ کوشش نہیں ہوتی۔ کہہ دیا جاتا ہے کہ بہت کچھ کر لیا۔ یا توجہ نہیں رہتی، پوری طرح سستیاں ہوتی ہیں۔ کبھی یہ نہیں ہوتا کہ کھانا کھانا بھول جائیں یا کام پہ جانے سے پہلے اب تیار ہو کے اچھے کپڑے پہننا بھول جائیں۔ بھول جاتے ہیں کہ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جنّتوں کا نام لو تو جن کو خدا تعالیٰ پر یقین ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا بھی ملے خدا تعالیٰ کے انعامات بھی ملیں لیکن ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

پس جس طرح جسمانی غذا اور ضروریات انسانی زندگی کا لازمہ ہیں اسی طرح جو روحانی غذا ہے، نماز ہے، روزہ ہے، صدقہ و خیرات ہے، یہ بھی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح دوسرے احکام شریعت ہیں، وہ بھی روحانی زندگی کا لازمہ ہے۔ چند خوابیں دیکھ کر بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا خدا سے براہ راست تعلق قائم ہو گیا، اب مجھے نہ حقوق العباد کی ادائیگی کی ضرورت ہے اور نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔ نہ نظام جماعت کی ضرورت ہے، نہ خلافت کی بیعت کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ پھر روحانی طور پر غرق ہو کر روحانی زندگی سے ہاتھ دھونے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کرتے۔ اپنے زعم میں یہ روحانی مقام تک پہنچے ہوتے ہیں حالانکہ نہیں پہنچے ہوتے۔ یہ لوگ عارضی عید کو مستقل عید سمجھ لیتے ہیں اور روحانی زندگی ضائع کر لیتے ہیں۔ حالانکہ مستقل عید مرنے کے بعد کی عید ہے یا اس شخص کی عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی کا ہر لمحہ گزارنے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ گزارنے والا بن گیا یا مسلسل عمل اس کی زندگی کا خاصّہ بن گیا۔ پس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عمل سزا نہیں بلکہ عمل غذا ہے اور روحانی صحت برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے جس طرح جسمانی صحت کے لئے مادی غذا ضروری ہے۔ ایک پہلوان کو جوں جوں طاقت ملتی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ خوراک اچھی سے اچھی ہوتی جائے۔ پس روحانی ترقی کے لئے بھی روحانی غذا یعنی وہ اعمال جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے کہے ہیں ان کو کرنے کی ضرورت ہے اور ان میں بڑھتے چلے جانا چاہئے۔ عمل کسی صورت میں بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہری رنگ میں ہم عبادتوں کی طرف دیکھتے ہیں تو عید والے دن ہمیں عبادت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ عید والے دن پانچ کے بجائے چھ نمازیں پڑھنی پڑتی ہیں اور پھر خطبہ بھی سننا پڑتا ہے۔

پس اسلامی اور روحانی عید کام چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ کام میں زیادتی کا نام ہے اور یہ مسلسل کام کا سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا ہے لیکن مومن کے لئے وہاں مستقل عید ہوگی۔ اس کے انعامات ضائع نہیں ہوں گے۔ کام تو وہاں بھی وہ

کرے گا لیکن وہی کام کرے گا جو اللہ چاہے گا۔ سورۃ یٰسین میں اس کا بیان اس طرح ہوا ہے کہ اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ الۡیَوۡمَ فِیۡ شُغُلٍ فٰکِہُوۡنَ (یٰس:56) کہ جنتی لوگ اس دن کام میں مشغول ہوں گے اور جنتوں میں جا کے خوشی سے ہنس رہے ہوں گے۔ یعنی ذکر الٰہی میں مصروف ہوں گے۔ یہ بھی ان کے لئے ایک کام ہے۔ جنتیوں کے لئے یہی عمل ہیں جو وہ کر رہے ہوں گے اور اس وجہ سے ان کا انعام مستقل ہوگا۔ پس انعام مستقل ہوسکتا ہے اور وہ ایک حقیقی مومن کا اس دنیا میں بھی مستقل ہوسکتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں ان کا انعام اس دنیا میں مستقل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اس دنیا میں ہی یوم البعث آ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ قَالَ اَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ (الاعراف:15)۔ یعنی شیطان نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا کر جب وہ اٹھائے جائیں گے۔ اٹھائے جائیں گے سے مراد ہے کہ اس وقت تک میں انہیں ورغلاتا رہوں گا جب تک وہ یوم البعث تک نہیں پہنچ جاتے اور یوم البعث ہر ایک کا مختلف ہے۔ کسی کو اس دنیا میں مل جاتا ہے کسی کو اگلے جہان میں ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس دنیا میں بھی آجاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ یوم البعث اس دنیا میں آ گیا۔ آپ کی مستقل عید اس دنیا میں مل گئی۔ پس کیا اس وجہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے عمل چھوڑ دیئے؟ ان فرائض کی ادائیگی چھوڑ دی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے تھے؟ نہیں، بلکہ نوافل میں بھی بڑھتے چلے گئے۔ بلکہ ہر دن آپ کے ہر عمل میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی وہ دن آیا مگر کیا آپ نے اپنے ذمہ جو کام تھے جو اللہ تعالیٰ نے (آپ کے ذمہ) لگائے ان کو چھوڑ دیا؟ کیا عبادتوں میں کمی آ گئی یا چھوڑ دیں؟ کیا اشاعت دین کا کام چھوڑ دیا؟ کیا خدمت خلق کا کام چھوڑ دیا؟ (اب یہی آپ نے اپنی بعثت کے مقصد بتائے ہیں)۔ نہیں، بلکہ ان کاموں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ان کے اضافہ ہوتے چلے جانے سے آپ کی خوشی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ایک عام مومن بھی اگر حقیقی مومن ہے تو عید کے دن ایک زائد نماز پڑھ کر، عید کی نماز پڑھ کر خوشی محسوس کرتا ہے لیکن جس کو عید کا صحیح ادراک اور فہم نہیں، جو عبادتوں کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ تو یہی کہے گا کہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی۔ کہتے ہیں یہ عجیب مشکل ہے کہ عید والے دن ہمیں کہتے ہیں کہ چھٹی نماز بھی پڑھو۔ پہلے پانچ نمازیں فرض تھیں اب آج چھ فرض ہوگئیں۔ ہم نے اچھے کپڑے پہن لئے، کھا پی لیا، خوشیاں منا لیں، بازاروں میں پھر لئے، پارکوں میں چلے گئے، بس یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ پس جن لوگوں پر یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ والی کیفیت طاری نہیں ہوتی وہ ان باتوں کو بوجھ سمجھتے ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جس کو اپنے پیشے سے لگاؤ ہے، محبت ہے۔ ڈاکٹر ہیں، انجنیئر ہیں یا دوسرے ہیں وہ رات دن کام کر کے خوش ہوتے ہیں۔ بعض اپنے پیسہ کمانے کے کام کے علاوہ اپنے پیشے کے کام سے خدمت کر کے بھی خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر خدمت خلق کے کیمپ لگاتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ عام حالات سے زیادہ وقت دیا اور کام کیا اور خدمت خلق کی۔ ہمارے انجنیئر افریقہ جاتے ہیں تو اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے بھی بعض نوجوان کام کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کام مکمل کر کے پھر اگلے کام کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر خوشی نہ ہو تو کبھی اگلے کام کے لئے تیار نہ ہوں۔

پس حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ انسان نہ تھکے۔ ایک عمل ہو اور مستقل عمل ہو۔ رات دن کام کر کے بھی اس کام کو بوجھ نہ سمجھے بلکہ خوش ہو اور یقیناً ایسے لوگ خوش ہوتے ہیں جن کو اپنے کام سے حقیقی خوشی ملتی ہے۔ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدمت خلق کی۔ پس یہ اصولی بات ہے کہ بشاشت قلب پیدا ہو جائے تو عمل خوشی کا موجب بن جاتا ہے۔ وہ کام خوشی کا موجب بن جاتا ہے اور اگر بشاشت قلب پیدا نہ ہو، دل میں خوشی پیدا نہ ہو تو ہر عمل، ہر کام جو ہے وہ تکلیف لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا نام ہی بشاشت قلب رکھا ہے۔ یعنی کامل ایمان دل کی خوشی سے، دل کی بشاشت سے پیدا ہوتا ہے۔

پس حقیقی عید وہی ہے جب انسان عمل میں خوشی محسوس کرنے لگے اور کام بوجھ نہ لگے۔ عبادتوں کی طرف مستقل توجہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہو۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی یا بندوں کے لئے قربانی یا نظام سلسلہ کے لئے قربانی، یہ تمام قربانیاں اس کے لئے راحت پیدا کریں، خوشی اور اطمینان کا موجب ہوں۔ یہ چیزیں اسے مشکل نہ لگیں تو پھر ایسا انسان مستقل عید حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر عیدیں جو ہیں یہ عارضی عیدیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیسی قربانیاں دیں۔ زبردستی یا اچانک ان سے قربانیاں نہیں لی گئیں بلکہ خوشی سے اور لمبے عرصے تک انہوں نے قربانیاں دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ذکر آتا ہے جنہوں نے بچپن میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے اور بڑے لاڈلے تھے لیکن مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کے ماں باپ جو بڑے متعصب تھے انہوں نے ان سے بڑا بُرا سلوک کرنا شروع کر دیا۔ جب کھانے کا وقت آتا تو ان کی ماں اس خیال سے ان کے آگے اس طرح روٹی پھینک کے ڈالتی جس طرح کتّے کو یا کسی جانور کو دیا جاتا ہے کہ اگر میں نے برتن میں دیئے تو برتن پلید ہو جائے گا۔ یہ تو ان کی ماں کا سلوک تھا۔ ہمارے ساتھ، بعض احمدیوں کے ساتھ بھی پاکستان میں یہ سلوک ہوتا ہے لیکن وہ دوسرے کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو برتن میں کھانا نہیں دینا، ہمارے برتن پلید ہو جائیں گے۔ تو بہر حال یہ صحابی اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ جب وہ مضبوطی سے قائم رہے تو ماں باپ نے انہیں گھر سے نکال دیا کہ گھر آنا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چھوڑ دو۔ انہوں نے مضبوط ایمان ہونے کی وجہ سے گھر تو چھوڑ دیا لیکن یہ گوارا نہیں کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑیں اور غالباً حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ کئی سالوں کے بعد واپس آئے تو ماں نے کہلا بھیجا کہ بیٹا میں ملنا چاہتی ہوں۔ چھوٹی عمر کا بچہ اپنے والدین سے جدا ہوا۔ کئی سال باہر رہنے کی وجہ سے یہ خیال تھا کہ ماں نے بلایا ہے تو شاید اب دل نرم ہو گیا ہوگا۔ اب وہ پابندیاں نہیں لگائے گی۔ اس لئے ملنے چلے گئے۔ ماں نے بھی بڑے پیار سے گلے لگایا اور پھر کہنے لگی بیٹا امید ہے کہ اب تم اس صابی کے پاس نہیں جاؤ گے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا کہ اب ان کے پاس نہیں جاؤ گے۔ تو وہ صحابی فوراً ماں سے علیحدہ ہو گئے اور کہا کہ امّاں! مَیں تو سمجھا تھا کہ میرے دُور جانے کی وجہ سے تمہارا بغض اور کینہ جو تمہارے دل میں ہے وہ دُور ہو گیا ہوگا لیکن تمہاری تو ابھی تک وہی حالت ہے۔ مَیں تمہاری خاطر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر اپنی ماں کے پاس سے آ گئے اور پھر زندگی بھر ماں کا منہ نہیں دیکھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد اول صفحہ 265-264)

پس حقیقی عید وہی ہے جس میں انسان کو عمل میں لذت محسوس ہونے لگے۔ قربانی کر کے بھی لذت محسوس ہو اور قربانیوں کے لئے ہر قسم کی آگ میں کودنے کے لئے وہ تیار ہو جائے اور کبھی عمل ترک کرنے کا سوچے بھی نہ۔ یہ مقام جب کسی قوم یا فرد کو مل جاتا ہے تو حقیقی عید بن جاتی ہے اور دینی اور دنیاوی مقاصد اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقی عید کی حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے اور یہی حقیقی عید ہے جو وہ ہم میں دیکھنا چاہتے تھے۔ جہاں ہم کسی عمل کو بوجھ سمجھ کے ترک کرنے والے نہ ہوں اور نہ کسی قربانی سے دریغ کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس روح کو سمجھتے ہیں۔ عبادتوں کا سوال ہو تو وہ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرتے ہیں۔ کوشش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو کسی طرح راضی کیا جائے۔ لیکن جماعت میں عموماً اس کی طرف ابھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے جماعتی ترقیاں حاصل کرنی ہیں تو من حیث الجماعت بھی ہمیں یہ کوشش کرنی پڑے گی کہ عید کے بعد وہ ذوق و شوق قائم رہے جو رمضان میں عبادتوں کا ہوتا ہے۔ ہم میں سے اکثریت جو ہے وہ باقی قربانیوں کی روح کو تو سمجھتی ہے یا کم از کم صحیح طرح ادراک نہیں بھی ہے تو قربانیاں، خاص طور پر مالی قربانیاں کرتے ہیں اور یہ چیزیں اس لحاظ سے پھر ان کی ایمان میں ترقی کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔ جماعت کی اکثریت وقت کی قربانی اور مالی قربانی میں بہت راحت محسوس کرتی ہے لیکن اپنے وقتوں کو قربان کر کے پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ دے کر اپنی روحانی حالت کو سنوارنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے تاکہ ان جنتیوں میں ہم شامل ہوسکیں جو ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ جن کی صبحیں بھی عیدیں ہیں اور شام بھی عیدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں نے مالی قربانی کا ذکر کیا ہے لیکن جان کی قربانی میں بھی جماعت کے افراد پیچھے نہیں ہیں۔ یہ قربانی کر کے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر رہے ہیں۔ آئے دن احمدی جان کے نذرانے پیش کر رہے ہیں خاص طور پر پاکستان میں لیکن ایمان سے نہیں ہٹ رہے۔ گزشتہ دنوں دو بچیوں اور ایک عورت نے بھی یہ قربانی دی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اس علاقے میں رہنے والے جتنے لوگ تھے جن کے وہاں اس علاقے میں گھر تھے، انہوں نے قربانی دی کہ ان کے گھر لوٹے گئے، جلائے گئے اور اس لحاظ سے بھی وہ پورے کا پورا جو علاقہ تھا یا محلہ تھا اس کے رہنے والے احمدیوں نے قربانی دی۔

جان کی قربانی کرنے والوں کو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مرے نہیں۔ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (آل عمران:170) بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں۔ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ پس ان کو تو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام دے دیا جو شہید ہوئے۔ وہ اس مقام کو پہنچ گئے جہاں ان کے رتبے بلند تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کے نیک اثرات پیچھے رہنے والے ان کے عزیزوں اور پیاروں پر بھی قائم فرمائے۔ اور ہم پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ جماعت پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوں۔ اپنوں کی جدائی کوئی معمولی غم نہیں ہوتا۔ خاص طور پر اس ماں کا غم انسان سوچ بھی نہیں سکتا جس کی دو کم سن بچیوں کو ظالموں نے اپنے ظلم کا نشانہ بنایا۔ صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنا ماں کے لئے بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ خاص طور پر عید سے ایک دن پہلے جب وہ ماں اپنے بچوں کے عید کی خوشی میں شامل ہونے کے ارمان لئے ہوئے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کو بچوں کا دکھ دینے والوں سے خود نپٹنے کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غمزدوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اور یہ جو ماں ہے جس کو دکھ دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ اسی طرح جو وہاں کے زخمی ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ان میں سے ایک خاتون کی حالت کافی نازک ہے۔ ان کے بھی بچے کی پیدائش ہونے والی تھی۔ بچہ اندر فوت ہو گیا اور آپریشن کر کے نکالا گیا۔ تقریباً پیدائش کے قریب ہی تھا۔ اسی طرح شہدائے احمدیت کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے جلد تر ہمیں احمدیت کی خارق عادت فتح کے نشان دکھائے۔ اور یہی وہ عید ہے جس کے منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا۔

اسیران کی رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔ مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ بیماروں، مریضوں اور ضرورتمندوں، واقفین زندگی یا طوعی طور پر خدمت کرنے والے جتنے ہیں ان سب کو عمومی طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی جو متعلقہ ضروریات ہیں وہ پوری فرمائے اور مشکلات آسان کرے۔ یہ دعا بھی خاص طور پر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے والا بنا کر ہمیں حقیقی عید منانے والا اور بنانے والا بنا دے تاکہ ہم اس عید کو دیکھنے والے ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے والی ہو۔ اصل حقیقی خوشی تو اسی وقت پہنچتی ہے۔ عید منانا تو ایک عارضی وقت کے لئے ہے اسی لئے بنانے کے لئے بھی کہا ہے۔ عید بنانا وہ چیز ہے جو انسان کو مستقل عمل میں رکھتی ہے یعنی عمل کی طرف اس کی توجہ رہتی ہے تبھی حقیقی عید بنائی جاتی ہے اور یہی عید ہمارا مقصد ہے اور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد دعا ہوگی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان سب باتوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور ساتھ ہی تمام دنیا کے احمدیوں کو، آپ سب کو میں عید مبارک کا تحفہ بھی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ عید ہمارے لئے بابرکت فرمائے اور ہر غم سے ہمیں نجات دے اور حقیقی خوشیاں ہمیں دکھائے۔

[خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں نہ صرف بیت الفتوح میں حاضر احباب وخواتین بلکہ ایم ٹی اے کے توسّط سے دنیا بھر میں کروڑوں افراد شامل ہوئے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 2015)

☆......☆......☆

دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے، نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا انہیں ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہو سکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔ آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو اِن باتوں کا صحیح اِدراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے، تاکہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے کے ذرائع کے بارہ میں بصیرت افروز خطاب

جلسہ سالانہ جرمنی میں 72 ممالک کے 33 ہزار 171 افراد کی شمولیت

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور محبت اور قرب حاصل ہو اور ہم اس سونے کی کان سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے نکالی ہے اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اس کو حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 15 جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کالسروئے جرمنی میں اختتامی خطاب

قسط نمبر 2 (آخری)

پھر اللہ تعالیٰ اپنے مقرّبوں سے یا بعض دفعہ جن کو قرب کا گواہ بنانا چاہتا ہے کس طرح انہیں خبریں دیتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اِس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی‘‘۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 143)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کا یہ اثر جماعت احمدیہ کے افراد پر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات کو بتانے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اللہ تعالیٰ تم سے کتنا پیار کرتا ہے، بعضوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بعض خبریں بتا دیتا ہے۔ کل ہی عربوں کے ساتھ جو ملاقات تھی اس میں ایک عرب بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ نہ مجھے جانتے تھے نہ ان سے میرا کوئی تعارف تھا لیکن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زندگی میں آخری دنوں میں دیکھ لیا کہ آئندہ خلیفہ کون ہوگا اور مجھے پتا لگا کہ تمہاری شکل میرے سامنے آگئی۔

پھر قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس بارہ میں خطبہ الہامیہ میں یہ لکھا ہوا ہے:

’’اِنَّ الضَّحَایَا ھِیَ الْمَطَایَا تُوْصِلُ اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا وَتَمْحُو الْخَطَایَا وَتَدْفَعُ الْبَلَایَا۔ ھٰذَا مَا بَلَغَنَا مِنْ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ۔‘‘ قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 45)

پھر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو۔ خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں۔ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 72-71) دنیا کے اسباب کو چھوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو تو یہ دنیا کے اسباب بھی تمہارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے پیاروں کے نمونوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ خود ہی اپنے قوت بازو سے تم کچھ حاصل کرلوگے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کے لئے ہے۔ اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ خالی نہیں رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کے لئے۔ عمارت ہے تو دنیا کے لئے۔ بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیاداروں کے قرب کے لئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے اعتراف اور قبولیت کا اتنا ہی منشاء تھا جو سمجھ لیا گیا ہے (ہم مسلمان ہو گئے بس اتنا کافی ہے؟)‘‘ یا وہ بلند غرض ہے؟ مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلّی پاتا ہے۔‘‘

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 294)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنّا ہوتی ہے لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57)۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ 396۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

جب اس مقصد کو پہنچ لوگے کہ عبادت کرنی ہے۔ دوسروں سے بڑھنا ہے تو پھر خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

’’انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

اور اقام الصلوٰۃ نمازوں کی بروقت ادائیگی ہے۔ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرنا، بروقت ادا کرنا، بغیر ناغے کے اور سنوار کر ادا کرنا، یہ اقام الصلوٰۃ ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم جب خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس شرط کو بھی پورا کرتے ہیں کہ نہیں؟ یہ تو اس کی بنیادی چیز ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کنجی ہے۔ اسی سے کشوف ہوتے ہیں۔ (نمازیں اچھی طرح ادا کی جائیں تو یہی اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں۔) اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند ہے اور اس سے پیار کرتا ہے۔ (رسم اور عادت سے پیار کرتا ہے۔) جیسے ہندو گنگا سے پیار کرتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 446۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پھر ایک جگہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے طریق بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی۔ (النجم: 38)۔ کہ ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو، یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو خدا تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدّم ہوتی ہے وہ بُت ہے۔ اور اس قدر بُت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بُت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا، یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی کی آواز اُس وقت آئی جب کہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیاری کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچا لیا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے لیکن آگ اُن پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچا لیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 429-430۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریق کے

بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان ہوجاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے۔ اور ہاتھ ہوجاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَاذَنْتُ لَہٗ لِلْحَرْبِ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہوجاوے۔ اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مجھے کسی شئے میں اس قدر تردّد نہیں ہوتا جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اچھا ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جان لینا چاہتا ہے مگر اسے مہلت دے دیتا ہے کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے‘‘۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 127-126۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس یہ سلوک ہے جو خدا تعالیٰ اُن لوگوں سے کرتا ہے جو اس کے قرب میں آتے ہیں یا اسے پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقی رنگ میں یہ قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب عام قرب پانے والوں کی یہ حالت ہے تو وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اس کے فرستادے ہوتے ہیں ان کے ساتھ کس طرح غیر معمولی سلوک خدا تعالیٰ کرتا ہوگا۔ ان کے لئے نشانات دکھاتا ہوگا اور نشان دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ سلوک اللہ تعالیٰ کا خارق عادت طور پر رہا اور اب تک آپ کی جماعت کے اوپر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اسی سلوک کا اپنی کتب اور ارشادات میں ذکر بھی فرماتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبولیت عطا فرماتا ہے اور کس طرح تائیدی نشانات دکھاتا ہے۔ اس کی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

’’قدیم سے اور جب سے کہ سلسلۂ انبیاء علیہم السلام شروع ہوا ہے سنّت اللہ یہی ہے کہ وہ ہزاروں نکتہ چینیوں کا ایک ہی جواب دے دیتا ہے۔ یعنی تائیدی نشانوں سے مقرّب ہونا ثابت کر دیتا ہے۔ تب جیسے نور کے نکلنے اور آفتاب کے طلوع ہونے سے یکلخت تاریکی دُور ہوجاتی ہے ایسا ہی تمام اعتراضات پاش پاش ہوجاتے ہیں۔ سو مَیں دیکھتا ہوں کہ میری طرف سے بھی خدا یہی جواب دے رہا ہے۔ اگر میں سچ مُچ مفتری اور بدکار اور خائن اور دروغگو تھا تو پھر میرے مقابلہ سے ان لوگوں کی جان کیوں نکلتی ہے۔ بات سہل تھی۔ کسی آسمانی نشان کے ذریعہ سے میرا اور اپنا فیصلہ خدا پر ڈال دیتے اور پھر خدا کے فعل کو بطور ایک حَکَمْ کے فعل کے مان لیتے مگر ان لوگوں کو تو اس قسم کے مقابلہ کا نام سننے سے بھی موت آتی ہے۔‘‘

(اربعین نمبر 4۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 452-451)

پھر دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ (خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے ان کی دعا کا قبول ہونا یہ بھی بڑا نشان ہوتا ہے) بلکہ استجابتِ دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہوجانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزّ وجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزّت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابتِ دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں: ’’اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے اور کسی قدر مَیں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اس جگہ بھی چند دعاؤں کا قبول ہونا تحریر کرتا ہوں‘‘۔

فرماتے ہیں کہ:

’’چنانچہ منجملہ ان کے استجابت دعا کا ایک یہ نشان ہے کہ ایک میرے مخلص سید ناصر شاہ نام جواب کشمیر بارہ مولہ میں اُورسیئر ہیں وہ اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور کئی آدمی ان کی ترقی کے حارج تھے بلکہ ان کی ملازمت خطرہ میں تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے مصمّم ارادہ کر لیا کہ میں استعفیٰ دے دیتا ہوں تا اس ہر روزہ تکلیف سے نجات پاؤں مَیں نے ان کو منع کیا۔ مگر وہ اس قدر ملازمت سے عاجز آ گئے تھے کہ انہوں نے بار بار نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میری جان ایک بلا میں گرفتار ہے (بڑی مشکل میں ہوں) اور حد سے زیادہ اصرار کیا اور کہا کہ میرے لئے ترقی عہدہ کی راہ بند ہے (یہ بھی کوئی امکان نہیں کہ ترقی ہوجائے) بلکہ ایسا نہ ہو کہ کسی ظالم کے ہاتھ سے فوق الطاقت مجھے ضرر پہنچ جائے۔ تب میں نے ان کو کہا کہ کچھ دن صبر کرو مَیں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر پھر بھی مشکلات پیش آئیں تو پھر اختیار ہے۔ (پھر بیشک چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں کہ) بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں ان کے لئے دعا کی اور حضرت عزّت سے ان کی کامیابی چاہی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ پہلی ملازمت بھی خطرہ میں تھی غیر مترقب طور پر ترقی ہوگئی۔ چنانچہ ذیل میں سید ناصر شاہ صاحب کا خط درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ دعا نے ان کی حالت پر کیا اثر کیا اور وہ یہ ہے‘‘۔

سید ناصر شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ

’’بحضور اقدس حضرت پیر و مرشد......خاکسار نابکار سید ناصر شاہ بعد از سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض رساں ہے کہ حضور والا کی دعا نے یہ اثر دکھایا کہ حضور کی دعا کی برکت سے ترقی عہدہ اور ترقی تنخواہ ہوگئی۔ حضور والا کے وہ الفاظ خاکسار کو بخوبی یاد ہیں کہ جب خاکسار نے آزردہ خاطر ہوکر عرض کیا تھا کہ اب ملازمت چھوڑ دوں گا۔ لیکن حضور نے بڑے لطف اور رحم سے فرمایا تھا کہ گھبرانا نہیں چاہئے۔ ہم دعا کریں گے۔ خدا قادر ہے کہ انہیں دشمنوں کو تمہارا دوست بنا دے گا۔ سو جناب والا! الحمدللہ کہ جو جو الفاظ حضور والا نے فرمائے تھے اسی طرح ظہور میں آ گیا اور وہی دشمن بعد میں میرے لئے دوست اور سفارش کرنے والے بن گئے۔ خدا نے حضور کی دعا سے ان کا دل میری طرف پھیر دیا۔ ایک اَور بڑا معجزہ حضور والا کی برکت سے یہ ظہور میں آیا کہ ممبران بالا کی طرف سے مجھ پر اعتراض ہوا تھا کہ ناصر شاہ نے کالج کا پاس نہیں کیا اور نہ کسی امتحان کی سند ہے۔ اس لئے عہدہ کی ترقی کا کیونکر مستحق ہوسکتا ہے۔ اِدھر یہ اعتراض تھا اور اس طرف سے حضور کا والا نامہ صادر ہوا کہ ہم نے جہاں تک ممکن تھا بہت دعا کی ہے۔ سو جناب عالی وہی دن تھا جبکہ میری نسبت کاغذات کونسل میں پیش ہوئے اور صاحب بہادر نے میرے لئے بہت زور دے کر کہا اور عجیب تر یہ کہ وہی مخالف میرے لئے سفارش کرنے والے تھے اور دلی دوستی اور خیرخواہی سے میری ترقی کے خواہاں تھے اور نتیجہ یہ ہوا کہ بغیر کسی عذر وحیلہ کے میری ترقی کے لئے ریزولیوشن پاس ہوگیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334 تا 336)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمن تاجر مدراس۔ ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردّد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ مَیں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہوکر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزّ وجل کی طرف سے وحی ہوئی کہ آثارِ زندگی۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جو اُن کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی۔ چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا اور غم انتہا تک پہنچ گیا۔ اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے جس میں بجز خوشنودیٔ خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانہ کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور ان کا حق تھا کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن، مَیں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمن صاحب کو نجات بخشی گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا۔ چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔ آپریشن کے بعد زخم مندمل ہونا شروع ہوگیا اور اس کے قریب ایک نیا پھوڑا نکل آیا تھا جس نے پھر خوف اور تہلکہ میں ڈال دیا تھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کاربنکل نہیں۔ آخر چند ماہ کے بعد بکلّی شفا ہوگئی‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں یقینا جانتا ہوں کہ یہی مردہ کا زندہ ہونا ہے۔ کاربنکل اور پھر اس کے ساتھ ذیابیطس اور عمر پیرانہ سالی۔ اس خوفناک صورت کو ڈاکٹر لوگ خوب جانتے ہیں کہ کس قدر اس کا اچھا ہونا غیر ممکن ہے۔ ہمارا خدا بڑا کریم و رحیم ہے اور اس کی صفات میں سے ایک اِحیاء کی صفت بھی ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 339-338)

پھر ان نشانات کے ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں (بالکل انگریزی نہیں آتی) تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیشگوئیوں کو بطور موہبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے‘‘ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحات لکھے ہیں ان میں ’’یہ پیشگوئی ہے جس پر 25 برس گذر گئے اور وہ یہ ہے:۔

I love you. I am with you. Yes I am happy. Life of pain. I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

مَیں تم سے محبت کرتا ہوں۔ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہاں مَیں خوش ہوں۔ زندگی دکھ کی (یعنی موجودہ زندگی تمہاری تکالیف کی زندگی ہے) مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ مَیں کرسکتا ہوں جو چاہوں گا۔ ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھ ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین وآسمان۔

یہ وہ پیشگوئی ہے کہ انگریزی میں خدائے واحد لاشریک نے کی حالانکہ میں انگریزی خوان نہیں ہوں اور بکلّی اس زبان سے ناواقف ہوں۔ مگر خدا نے چاہا کہ اپنے آئندہ وعدوں کو اس ملک کی تمام شہرت یافتہ زبانوں میں شائع کرے۔ سو اس پیشگوئی میں خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ جو تمہاری موجودہ حالت دکھ اور تکلیف کی ہے مَیں اس کو دُور کروں گا اور مَیں تمہاری مدد کروں گا۔ اور ایک فوج کے ساتھ تمہارے پاس آؤں گا اور دشمن کو ہلاک کروں گا۔ اس پیشگوئی میں سے بہت کچھ حصہ پورا ہوچکا ہے اور خدا تعالیٰ نے ہر ایک نعمت کا دروازہ میرے پر کھول دیا ہے اور ہزارہا انسان دل وجان سے میری بیعت میں داخل ہوگئے ہیں‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس پیشگوئی کے وقت میں کون جانتا تھا کہ کس وقت اس قدر نصرت آئے گی۔ سو یہ عجیب پیشگوئی ہے جس کے الفاظ بھی ایک نشان ہیں یعنی انگریزی عبارت اور معانی بھی نشان ہیں کیونکہ ان میں آئندہ کی خبر ہے‘‘۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 تا 318)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ کی خبریں وہاں سے نکل کے ہم بیرونی دنیا میں بھی بڑی شان سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انبیا علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کا ذریعہ ان کے معجزات اور نشانات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی شخص اگر حاکم مقرر کیا جاوے تو اس کو نشان دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کے لئے بھی نشانات ہوتے ہیں۔ اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں نہ ایک نہ دو، نہ دو سو بلکہ لاکھوں نشانات ظاہر کئے۔ اور وہ نشانات ایسے نہیں ہیں کہ کوئی انہیں جانتا نہیں بلکہ لاکھوں ان کے گواہ ہیں۔ اور مَیں کہہ سکتا ہوں کہ اس جلسہ میں بھی صدہا ان کے گواہ موجود ہوں گے۔ آسمان سے میرے لئے نشان ظاہر ہوئے ہیں۔ زمین سے بھی ظاہر ہوئے ہیں‘‘۔

اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں بھی بعض لوگ ان نشانات کے گواہ ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ نشانات جو میرے دعویٰ کے ساتھ مخصوص تھے اور جن کی قبل از وقت اَور نبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی تھی وہ بھی پورے ہوگئے۔ مثلاً ان

میں سے ایک کسوف خسوف کا ہی نشان ہے جو تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہوگا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو یہ کہے کہ اس نے یہ نشان نہیں دیکھا؟ اور ایسا ہی یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ اُس زمانہ میں طاعون پھیلے گی۔ یہاں تک شدید ہوگی کہ دس میں سے سات مر جاویں گے۔ اب بتاؤ کہ کیا طاعون کا نشان ظاہر ہوا یا نہیں؟ پھر یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ کیا ریل کے اجراء سے یہ نشان پورا نہیں ہوا؟ مَیں کہاں تک شمار کروں۔ یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے۔ اب غور کرو کہ مَیں تو دعوی کرنے والا دجّال اور کاذب قرار دیا گیا۔ پھر یہ کیا غضب ہوا کہ مجھ کاذب کے لئے ہی یہ سارے نشان پورے ہو گئے؟ اور پھر اگر کوئی آنے والا اَور ہے تو اس کو کیا ملے گا؟ کچھ تو انصاف کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ کیا خدا تعالیٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ پھر عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ پر آیا وہ ناکام اور نامراد رہا اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا، مَیں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتاوے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے‘‘؟

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 292-291)

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بے شمار نشانات درج فرمائے ہیں۔ مَیں نے چند ایک کا ذکر کیا ہے۔ ایک مجلس میں آپ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہزاروں ایسے نشانات عطا کیے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے اس قدر لوگ اس جگہ موجود ہیں۔ کون ہے جس نے کم از کم دو چار نشان نہیں دیکھے اور اگر آپ چاہیں تو کئی سو آدمی کو باہر سے بلوائیں اور اُن سے پوچھیں‘‘۔ (بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر کی دنیا بھی نشانوں سے بھری پڑی ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’اس قدر احبار اور اخیار اور متقی اور صالح لوگ جو کہ ہر طرح سے عقل اور فراست رکھتے ہیں اور دنیوی طور پر اپنے معقول روزگاروں پر قائم ہیں کیا ان کو تسلی نہیں ہوئی؟ کیا انہوں نے ایسی باتیں نہیں دیکھیں جن پر انسان کبھی قادر نہیں ہے؟ اگر ان سے سوال کیا جائے تو ہر ایک اپنے آپ کو اوّل درجہ کا گواہ قرار دے گا۔ کیا ممکن ہے کہ ایسے ہر طبقہ کے انسان جن میں عاقل اور فاضل اور طبیب اور ڈاکٹر اور سوداگر اور مشائخ، سجادہ نشین اور وکیل اور معزز عہدہ دار ہیں بغیر پوری تسلّی پانے کے یہ اقرار کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس قدر آسمانی نشان بچشم خود دیکھے؟ اور جبکہ وہ لوگ واقعی طور پر ایسا اقرار کرتے ہیں جس کی تصدیق کے لیے ہر وقت شخص مُکذّب کو اختیار ہے تو پھر سوچنا چاہئے کہ ان مجموعہ اقرارات کا طالب حق کے لیے اگر وہ فی الحقیقت طالب حق ہے کیا نتیجہ ہونا چاہیے‘‘۔ (اگر حقیقت میں حق کی طلب ہے تو سوچو پھر نتیجہ کیا ہونا چاہئے) ’’کم سے کم ایک ناواقف اتنا تو ضرور سوچ سکتا ہے کہ اگر اس گروہ میں جو لوگ ہر طرح سے تعلیم یافتہ اور دانا اور آسودہ روزگار اور بفضل الٰہی مالی حالتوں میں دوسروں کے محتاج نہیں ہیں اگر انہوں نے پورے طور پر میرے دعوے پر یقین حاصل نہیں کیا اور پوری تسلی نہیں پائی تو کیوں وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر اور عزیزوں سے علیحدہ ہو کر غربت اور مسافری میں اس جگہ میرے پاس بسر کرتے ہیں اور اپنی اپنی مقدرت کے موافق مالی امداد میں میرے سلسلہ کے لیے فدا اور دلدادہ ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 315-314۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

اور نشانات کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر گواہ بنتے ہوئے آج بھی جاری ہے۔ مَیں موجودہ زمانے کے چند ایک واقعات آپ کو بتاتا ہوں۔

مالی کے ہمارے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ کولی کورو (Koulikoro) میں ایک بزرگ ابوبکر سانوغو (Abobacar Sanogo) صاحب نے بہت عرصہ پہلے ایک خواب دیکھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ ایک جگہ فلم دیکھنے گئے ہیں۔ اس فلم سے واپس آتے ہوئے دیکھا کہ سورج مغرب سے طلوع ہو رہا ہے۔ یہ نظارہ سب کے لئے بہت ہی خوفناک تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو قیامت کی نشانی ہے۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ خواب میں ہی سب لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا اور چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگے۔ اسی اثناء میں انہیں ایک چہرہ دکھایا گیا اور ساتھ ایک تلوار انہیں دی گئی۔ خواب میں بتایا گیا کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کی تلوار ہے جو کہ آپ کو دی جاتی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ڈر کے چھپ گئے ہیں مگر وہ بزرگ امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس خواب کی آپ نے اس وقت یہ تعبیر کی کہ امام مہدی ظاہر ہو گئے ہیں مگر اس وقت تک انہیں خبر نہ تھی اور نہ کبھی امام مہدی کی آمد کا سنا تھا لیکن دل میں تھا کہ امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ کولی کورو میں احمدیہ ریڈیو ’النور‘ شروع ہوا تو انہوں نے ایک دن اس پر امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر سنی اور یہ خبر سنتے ہی ان کو اپنی پرانی خواب یاد آ گئی اور اسی دن احمدیہ ریڈیو سٹیشن آئے اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

یہ تلوار دلائل کی تلوار ہے کوئی مادی تلوار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی، نشانات کی تلوار ہے جو حق کی تلوار ہے، جو باطل کو توڑنے والی ہے۔ پس یہ تلواریں ہیں جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

پھر ایک واقعہ ہے۔ سعودی عرب سے ایک احمدی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے ہمیشہ دوسروں کی رائے کا احترام کرنا سکھایا۔ خواہ کہنے والا کوئی بھی ہو۔ نیز یہ کہ اگر تنقید تعمیری اور مفید ہو تو اسے قبول کرنا چاہئے خواہ تنقید کرنے والا کوئی بھی ہو۔ کہتے ہیں اسی اصول کی بناء پر مَیں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں تحقیق شروع کی تو معلوم ہوا کہ یہی جماعت قرآن وسنت پر مشتمل صحیح اسلامی عقائد اور افکار پیش کرتی ہے۔ تقریباً ایک سال قبل مَیں ٹی وی پر یونہی چینل گھما رہا تھا کہ اچانک آپ کے چینل پر نظر پڑ گئی۔ اس وقت اردو کا کوئی پروگرام چل رہا تھا اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی جا رہی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا جب مَیں نے حضور کی تصویر دیکھی۔ تصویر کے ساتھ کمنٹری میں ان کو مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کہا جا رہا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کی شکل اولیاء اللہ اور صالحین جیسی ہے۔ چہرے پر ایک سکون اور اطمینان ہے۔ میرے دل نے کہا کہ یہ چہرہ نبیوں والا چہرہ ہے جسے دیکھ کر ہی پہچانا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انہی دنوں عیسائی چینلز پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملوں اور استہزاء کو دیکھ کر دل بہت کڑھتا تھا۔ ان چینلز پر پادری زکریا پطرس اسلام پر حملے کیا کرتا تھا۔ مجھے بشدت خواہش ہوتی تھی کہ سعودی عرب یا کسی اور ملک کا عالم اس کا جواب دے۔ دن گزرتے گئے اور میرا غم مزید بڑھتا گیا۔ اسی دوران ایک روز ایم ٹی اے پر ایک پروگرام میں مکرم مصطفی ثابت اور ہانی طاہر اور طاہر ندیم صاحب کو اسلام کا دفاع کرتے اور بڑی خوش اسلوبی سے زکریا پطرس کے اسلام پر حملوں کا جواب دیتے ہوئے دیکھا۔ ان کے دلائل اور پختگی اور قوت کو دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ یہ دلائل قرآن وحدیث پر مبنی تھے اور اس کے بعد باقاعدگی سے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے لگا۔ کہتے ہیں دوسری طرف جن دوستوں سے جماعت کے بارے میں بات ہوتی وہ جماعت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے۔ مجھے اس بات کا دلی دکھ تھا اور میں سوچتا تھا کہ کلمہ شہادت پڑھنے والے لوگوں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے بعد جماعت کے بارے میں مزید سنجیدگی سے تحقیق کرنے لگا۔ انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ غرض ہر جگہ سے معلومات اکٹھی کیں۔ جماعتی ویب سائٹ کا بھی بالاستیعاب مطالعہ کیا اور بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا۔ آپ کی کتب کی عبارات اعجازی رنگ رکھتی تھیں۔ اس پر میرا سینہ کھل گیا کہ یہ وہی امام مہدی ہیں جن کی بعثت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔

پھر مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز سکسیکا گودروباتس (Chiek Sidago Drobate) صاحب ہمارے احمدیہ ریڈیو ’’النور‘‘ آئے اور بتایا کہ وہ احمدیہ ریڈیو باقاعدگی سے سنتے ہیں مگر آج وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھنے آئے ہیں۔ چنانچہ جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو دیکھتے ہی پکار اٹھے کہ یہ تصویر کسی نورانی وجود کی تصویر ہے۔ کافی دیر تک وہ یہ تصویر دیکھتے رہے اور کہنے لگے کہ واقعی یہی امام مہدی ہیں اور اس تصویر میں نور اور صداقت دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے بیعت کر لی اور یہ تصویر انہیں پسند آئی اور مانگ کر لے بھی گئے۔

پھر دِدگو ریجن کی ایک جماعت (Noki Badala) نوکی بادلا کے ایک احمدی اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جماعت میں داخل ہونے سے پہلے وہ مالکیہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور وہاں جو کچھ دیکھتے تھے وہ ان کو پسند نہیں تھا۔ اور جب وہ مسلمانوں کی حالت دیکھتے تو کہتے کہ اگر یہ مسلمان ہیں تو میری اسلام سے توبہ۔ اور وہ کہتے تھے کہ ان کو کوئی راستہ نظر نہیں آتا اور وہ کہاں چلے جائیں۔ وہ کہتے کہ اس سے بہتر تھا کہ میں جنگل میں زندگی گزار لیتا۔ ان کا دل چاہا کہ وہ عیسائی ہو جائیں لیکن عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اس وجہ سے وہ عیسائی نہیں ہوئے۔ ایک دفعہ ایک گاؤں کورمہ (Korma) گئے تو وہاں پر ریڈیو احمدیہ بوبوجلاسو برکینا فاسو سنا اور ریڈیو پر امام مہدی کے بارے میں بیان ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں ہم نے امام مہدی کی آمد کے بارے میں بچپن سے ہی سن رکھا تھا۔ ریڈیو کی اس تبلیغ نے میرے تجسس کو اور بڑھا دیا اور میں بالآخر ریڈیو اسٹیشن چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر بخشی اور مجھے ہدایت کے نور سے منور کر دیا۔ اس کے بعد میں نے مشن ہاؤس آ کے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد انہوں نے اپنے گاؤں میں جا کر تبلیغ شروع کر دی اور احمدیت کے بارے میں لوگوں کو بتایا۔ آخر ان کی کوششوں سے وہاں ایک بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے۔

پس اس زمانے میں بھی خدا تعالیٰ کی حقیقت کو سمجھنے اور نیک نیتی سے ہدایت کی تلاش میں جو لوگ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنے وجود کا بھی احساس دلاتا ہے اور سچائی کی طرف بھی لے کر آتا ہے اور اپنے پیارے اور بھیجے ہوئے کی طرف رہنمائی بھی فرماتا ہے۔

پس یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ ہی نظر آ سکتے ہیں اور کیونکہ آپ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ عاشق صادق ہیں جنہوں نے آپ کے فیض کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا اعزاز پایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ

’’مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے۔ میں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرّب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپؐ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں ہے‘‘۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 260)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور محبت اور قرب حاصل ہو اور ہم اس سونے کی کان سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمارے لئے نکالی ہے اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اس کو حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

[اس موقع پر احباب نے نعرے بلند کرنے شروع کئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:]

نعرے بند کریں۔ پہلے دعا کر لیں۔ دعا کر لیں۔

[دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:]

اب ذرا جلسے کے یہ کوائف سن لیں۔ جلسے کی حاضری کے کوائف جو بیان کئے جاتے ہیں اس کے مطابق مستورات کی حاضری سولہ ہزار چھتیس اور مردوں کی سترہ ہزار ایک سو پینتیس۔ تبلیغی مہمان ایک ہزار سات، کل حاضری 33171، اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 72 ممالک کی نمائندگی ہے۔ شمولیت بیرون از جرمنی، جو باہر سے لوگ شامل ہوئے ہیں وہ تین ہزار دو سو سات ہیں۔

گزشتہ سال کتنی حاضری تھی۔ بتیس ہزار؟ تو اس سال کل حاضری تینتیس ہزار ایک سو اکہتر ہے الحمد للہ۔

نظمیں شروع کر دیں۔ نظمیں شروع کریں۔ وقت نہ ضائع کریں۔ [اس کے بعد مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں دینی نظمیں پڑھیں] ......

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2014)

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ 2

پیشگوئی ہے جو عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ آپ اس نبی کی تلاش میں ایک قافلے کے ساتھ مدینہ آگئے جہاں اُس قافلے والوں نے آپ کو بنو قریضہ کے ہاتھوں فروخت کردیا۔ آپ بنو قریضہ کے کھجوروں کے باغ میں کام کرتے رہے حتیٰ کہ آنحضورؐ ہجرت کرکے مدینہ آگئے۔ آپ نے صدقہ، ہدیہ اور مہر نبوت کی علامات دیکھ کر آنحضورؐ کو قبول کیا۔ جنگ خندق کے موقعہ پر آنحضورؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے کو قبول فرماتے ہوئے مدینہ کے گرد خندق کھودی اور دشمن کو شکست فاش ہوئی۔ آنحضورؐ نے آپ کے متعلق فرمایا سلمان منا اھل البیت۔ آپ ایک شب بیدار عابد، زاہد، قلیل پر کفایت کرنے والے اور حکمت اور علم کے مالک تھے۔ آنحضرتؐ نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر امام مہدی کے آنے کی خبر دی۔

حضرت عمر نے آپ کو مدائن کا گورنر بنایا۔ آپ بوریاں اور ٹوکریاں بنا کر گزارہ کرتے تھے۔ سن 35 ہجری کے قریب مدائن میں وفات پائی۔

حضرت بھائی عبد الرحمن کے متعلق فاضل مقرر نے بتایا کہ آپ کا تعلق ہندو گھرانے سے تھا اور آپ کا سابق نام ہریش چند ولد گوراندتہ مل تھا۔ آپ کنجرور دتہ گورداس پور نارووال میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی آپ کو قرآن مجید سننے کا موقع ملا اور اس سے شغف پیدا ہوگیا اور آپ کا اخلاص مسلمانوں سے بڑھ گیا۔ بت خانوں کی نسبت مسجد سے رغبت ہونے لگی۔ جب سورج اور چاند کو 1896 میں گرہن لگا تو اپنے اُستاد سے امام مہدی کی آمد کے متعلق سوال کیا۔ آپ کے تعلقات سید شبیر احمد صاحب سے ہوگئے حتیٰ کہ اسلام قبول کرلیا۔ والدین نے مسلمان دوستوں سے ملنے سے منع کیا اور اس کے لئے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ اکتوبر 1895ء میں جمعہ کے دن قادیان آئے۔ آپ کے والدین آپ کو تلاش کرتے ہوئے قادیان آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو قادیان سے اپنے گھر لے جانے کی درخواست کی۔ بعض صحابہ نے خدشہ کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا ہے تو آجائے گا۔ گھر گئے تو والدین نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپ پر بہت مظالم توڑے۔ ایک دن والدین نے کسی کام سے نارووال بھیجا۔ آپ وہاں جانے کی بجائے قادیان آگئے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثابت قدم رکھا۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق میں حد درجہ گداز تھے۔ دسمبر 1903 میں حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر راجپوتانہ گئے۔ وہاں آپ کو حضور کی جدائی برداشت نہ ہوتی تھی۔ آخر دسمبر 1907ء سے 26 مئی 1908ء تک آپ کو حضور کی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور میں ساتھ رہنے کی توفیق ملی۔ آپ کے علمی مضامین اخبار الفضل اور بدر میں شائع ہوتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی سفر یورپ میں آپ کو اپنے ساتھ رکھا۔ دسمبر 1960 میں پاکستان میں آپ کی وفات ہوئی۔ نعش قادیان لائی گئی اور حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں آپ کی تدفین ہوئی۔

مہمانان کرام کے تاثرات

۱۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر:

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تڑپ اور بیقراری کا ذکر کیا کہ آپ کو اپنی کتب کو عرب دوستوں تک پہنچانے کا کس قدر شوق تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی عربی تصنیفات میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ اے میرے عرب دوستو میں نے تمہارے پاس کچھ کتب بھیجی تھیں مگر عرب حکومت نے ان کتب کو آپ تک پہنچنے نہیں دیا۔

محمد شریف صاحب نے فرمایا کہ آج سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب عربوں کیلئے مہیا کی جاچکی ہیں اور وہ بآسانی اُنہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بڑی کثرت سے جماعتی لٹریچر کی عرب میں تشہیر ہورہی ہے۔ الحمد للہ۔ آپ کی تقریر کا اردو ترجمہ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب لندن نے کیا۔

۲۔ مکرم آئیدر شاکر صاحب نیشنل امیر قزاکستان

آپ نے فرمایا کہ احمدیت کا پیغام ہم تک کچھ عرصہ قبل ہی پہنچا۔ رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ ترقی کررہی ہے۔ شہروں میں اب تک جماعت قائم ہوچکی ہے۔ قزاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں جماعت کے افراد موجود ہیں۔ آپ نے جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تمام افراد جماعت کا خلافت احمدیہ سے گہرا تعلق ہے اور ہم خلافت سے جُڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم دو باتوں پر زور دے رہے ہیں (ایک) تقویٰ اور دوسرے جماعت کی رجسٹریشن آپ نے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ تمام قزاکستانیوں کے دل احمدیت کیلئے کھول دے اور وہ سچائی کی طرف آجائیں۔

آپ کی تقریر کا اردو ترجمہ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب منڈاشی ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے کیا۔

۳۔ مکرم الیاس کباتو صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ قزاکستان

آپ نے تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کی مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ آپ نے کہا کہ آج یہاں آکر دل کی کیفیت الگ ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے قریب آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بستی کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ابھی ہم تعداد میں کم ہیں لیکن اس کے باوجود مخالف خوف میں ہیں۔ اس لئے وہ پابندیاں لگا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ پیشگوئی ضرور پوری ہوگی۔ آپ نے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت سے اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر آرتیمیف صاحب قزاکستان

جماعت کے مخلص دوست ڈاکٹر آرتیمف صاحب علوم المذاہب کے ماہر ہیں۔ آپ کمیونسٹ پارٹی قزاکستان کے سب سے اہم رسالے ''قزاکستان میں کمیونسٹ زندگی'' کے مدیر اعلیٰ رہے آپ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں نظریاتی شعبہ میں نائب نگران تھے۔ آپ کو اقوام متحدہ OSCE اور Helsinki Fedration (جس کی دو کمیٹیاں قزاکستان میں ہیں (الماتی اور ناروتیجین کمیٹی) کی طرف سے ایک بین الاقوامی ماہر کے طور پر بھی مانا جاتا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضورؑ کا علم گہرا تھا اور سطحی علم رکھنے والوں کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے 50 سالوں سے مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا مجھے ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو نے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دوسرے فرقوں میں سے جماعت احمدیہ ہی ہے جو خدمت انسانیت کررہی ہے۔ جلسہ سالانہ لندن میں 33 ہزار سے زائد لوگوں کا شامل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت کے نظریات لوگوں کے زیادہ نزدیک ہیں۔ میں ایک غیر مسلم ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ حق ضرور غالب آکر رہے گا۔ خاکسار دل کی گہرائی سے جماعت کی ترقی کا خواہاں ہے۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ محترم ڈاکٹر بلال احمد رضوی صاحب نے کیا۔

27 دسمبر 2014 دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مع اردو ترجمہ مکرم عثمان پاشا صاحب نے کی۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب اور ان کے ساتھیوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پاکیزہ منظوم کلام حضرت سید ولد آدم خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (پسماندہ طبقات سے آپ کا حسن سلوک) محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کی۔

آپ نے آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کی روشنی میں مظلوم غلاموں، قیدیوں، یتامی، عورتوں سے حسن سلوک اور غربا اور مساکین سے ہمدردی کے وقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قول سے ہی نہیں بلکہ اپنے فعل سے بھی ایسا پاکیزہ معاشرہ استوار کرکے دکھایا کہ جس میں رنگ و نسل ملک و قوم ذات و قبیلے کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ جس میں ہر حقدار کو اس کا حق دیا جاتا تھا۔ اور کمزوروں یتامیٰ اور بیوگان کی نگہداشت کی جاتی تھی۔

پس ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کمزوری کے زمانہ میں بھی اور فتح اور غلبہ کے دور میں بھی جس رنگ میں کمزور طبقوں کے حقوق کی حفاظت فرمائی اور ان کی عزت نفس کی حوصلہ افزائی فرمائی آج تک دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

دوسری تقریر بعنوان امن عالم اور اسلام (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی روشنی میں) محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔

آپ نے فرمایا کہ آج کے اِس ترقی یافتہ دَور میں انسان کو جس قدر آسانیاں میسّر ہیں، اتنی سہولتیں اِس سے پہلے کبھی میسر نہیں تھیں۔ سماج ہو، مذہب ہو، سائنس ہو یا ٹیکنالوجی۔ سفر ہو یا حضر، اس مشینی دَور میں انسان بھی مشین کا ایک پُرزہ بن کر رہ گیا ہے۔ اسقدر سہولتوں کے باوجود انسان امن وامان، صُلح وآشتی اور سکون وشانتی سے محروم ہے۔

ایسے اضطراب اور بے چینی کے دَور میں جبکہ دیگر اقوام کا تو ذکر ہی کیا، خود مسلمان ممالک ہی آپس میں باہم دست وگریباں اُلجھے ہوئے ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں۔ ہمارے پیارے امام،

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
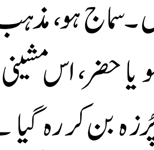
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
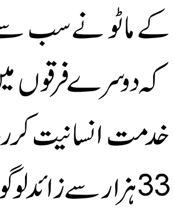
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

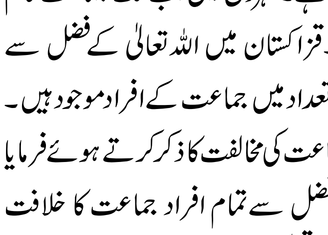
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جماعتِ احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ دس سالوں سے قیام امن کے لئے دُنیا کے ہر ملک اور اُن کے سربراہوں کو توجّہ دلا رہے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ آپ کی یہ کاوشیں آخرکار کامیاب ہوں گی۔ کیونکہ آپ کی خلافت کا یہ دَور ایک انقلاب انگیز دَور ہے اور خدا کی یہ بشارت آپ کے ساتھ ہے کہ ’’اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْر‘‘۔ اے مسرور! مَیں تیرے ساتھ ہوں۔

آپ نے قیام امن کے حوالے سے اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کئے نیز سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کوششوں کے متعلق غیروں کا اعتراف بھی پیش فرمایا۔

تیسری تقریر بعنوان مالی قربانی کی اہمیت و برکات محترم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے کی۔ سب سے پہلے آپ نے مالی قربانی کے متعلق قرآنی آیات پیش کیں۔ اس کے بعد آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث سے مالی قربانی کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض اقتباسات پیش فرمائے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب نائجیریا کا پیغام صدر مجلس انصار اللہ نائجیریا نے پیش کیا۔

دوسرا دن دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترم منیر احمد حافظ آبادی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے مع ترجمہ کی، مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ’’بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں ایک ہی تقریر محترم مولوی گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’اصلاح معاشرہ اور اسلام‘‘ جو بزبان پنجابی تھی۔

آپ نے سورۃ ال عمران کی آیت نمبر 111 کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی روشنی میں معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اصلاح کے طریق بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ آج معاشرے میں برائیوں کی جڑیں اس بھیانک طریق پر پھیل چکی ہیں کہ انسان روحانی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو چکا ہے۔ ان برائیوں سے معاشرے میں بے چینی اور بدامنی پھیل چکی ہے۔ ہر انسان اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جھوٹ، نشہ خوری، رحم مادر میں بچوں کا قتل اور عورتوں پر مظالم جیسے خطرناک جرائم کا ذکر کرتے ہوئے اس کے تدارک کے لئے اسلامی تعلیمات بیان فرمائیں۔ آخر پر آپ نے قیام امن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم آپ کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ کے دوسرے دن دوسری نشست کے دوران جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترمہ وسندھرا راجے سندھیہ صاحبہ وزیر اعلیٰ راجستھان، پروفیسر رام شنکر کٹھاریہ ممبر پارلیمنٹ آگرہ اور جناب پرکاش سنگھ بادل وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنا پیغام شرکائے جلسہ کیلئے بھجوایا۔ جو مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب صدر اجلاس نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد دیگر مذاہب اور سیاسی اور سماجی حلقوں سے آئے ہوئے مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولوی گیانی تنویر احمد خادم صاحب نے انجام دیئے۔

۱۔ ماسٹر موہن لال صاحب سابق ٹرانسپورٹ منسٹر پنجاب:

آپ نے تمام مہمانان کرام کو قادیان کی مقدس سرزمین میں تشریف لانے پر مبارکباد پیش کی۔ آپ نے ذرائع آمد و رفت میں سہولتیں پیدا کرنے کا بھی یقین دلایا۔

۲۔ سوامی ہریش جی مہاراج۔ نگران وشنو ہی سماج گجرات:

آپ کے ساتھ 6 پریس کے نمائندگان بھی تشریف لائے تھے آپ نے سیدنا حضور انور کی قیام امن کی کوششوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا پیغام سلامتی اور امن کا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پیغام کی سعید فطرت لوگ تعریف کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب پیغام صلح کے پیغام پر عمل کرنے سے تمام فتنوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ پروفیسر درباری لعل، سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب

آپ نے جہاں جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کوششوں کو سراہا وہیں ہندوستان کے ستیارتھی صاحب اور پاکستان کی ملالہ یوسف زئی کو نوبیل انعام ملنے پر دونوں ممالک کو مبارکبادبھی دی۔

۴۔ شری اَوِناش رائے کھنہ صاحب ممبر پارلیمنٹ:

آپ نے فرمایا: دوبار میری حضور سے ملاقات ہو چکی ہے۔ آج دنیا کو اس امن بخش پیغام کی ضرورت ہے جسے جماعت احمدیہ لے کر چل رہی ہے۔ ہمیں دنیا کے کونے کونے میں یہ پیغام پہنچانا ہے کہ ہم انسانیت کے لئے کام کریں گے۔ ہمیں آگ بجھانے والوں میں شامل ہونا چاہیئے نہ کہ آگ لگانے والوں میں۔

۵۔ شری اشونی کمار ایم ایل اے بٹالہ:

آپ نے پشاور میں ہونے والے حادثے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو مل کر دنیا سے نفرت کا خاتمہ کرنے کیلئے آگے آنا چاہیئے۔

6۔ ڈاکٹر راج کمار ویرکا، ایم ایل اے:

آپ نے کہا کہ میں ہر سال یہاں آتا ہوں اور یہاں آکر مجھے سکون ملتا ہے اور اپنے پن کا احساس ہوتا ہے۔

7۔ گوریندر پال سنگھ گورا ممبر (ایس جی پی سی)

آپ نے فرمایا کہ جو دنیا میں انسانیت کی بات کرتا ہے وہ انسان کو انسان سے اور خدا سے جوڑنے کی بات کرتا ہے۔ میرے والد صاحب ننکانہ صاحب کی پاک دھرتی کو چھوڑ کر قادیان کی پاک دھرتی میں آئے۔ خدا نے ہمیں محروم نہ رہنے دیا۔ ایک مقدس زمین چھٹی تو دوسری مل گئی۔ آپ نے جماعت کی قیام امن کی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔

8۔ کے پی مہندر سنگھ۔ ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی پنجاب

آپ نے جماعت کی قیام امن کیلئے کی جانے والی مساعی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ خدا سب کا مشترک ہے لیکن بعض مفاد پرست لوگ آج لوگوں میں خدا کے نام پر تفرقہ کر رہے ہیں۔ خدا سب انسانوں کا یکساں مالک ہے۔

9۔ انوراگ سود چیئرمین سدبھاونا کمیٹی ہوشیارپور

آپ نے فرمایا کہ ہم ہر سال جو یہاں آتے ہیں تو یہاں صرف ایک تقریر ہی کرنے نہیں آتے بلکہ انسانیت کا حقیقی پیغام لینے آتے ہیں آپ نے جماعت کی مذہبی رواداری کی اقدار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کی پیار محبت کی تعلیم ایسی ہے کہ ساری دنیا کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

10۔ جگروپ سنگھ سیکھواں جنرل سیکرٹری یوتھ اکالی دل پنجاب

آپ نے فرمایا کہ اس قسم کے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد بار بار ہونا چاہیئے۔ اس سے آپسی پیار اور محبت کو فروغ ملتا ہے اور گلے شکوے دور ہوتے ہیں۔ تمام مہمانان کرام کو محترم صدر اجلاس نے جماعتی لٹریچر دیا اور شال پہنا کر ان کو اعزاز دیا۔

بروز اتوار تیسرا دن پہلا اجلاس 28 دسمبر 2014

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلی تحریک جدید ربوہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ نعیم پاشا صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ نظم مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام ’’نونہالان جماعت سے خطاب‘‘ سے چند اشعار سنائے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ’’اعمال صالحہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کی روشنی میں اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصلاح اعمال کے متعلق تمام ضروری امور کو بیان فرمایا۔ آپ نے انفرادی اور اجتماعی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اصلاح میں حائل تمام موانع وعوائق کو بیان فرمایا۔ اصلاح پر مامور واعظین و مربیان اور عہدیداروں کو اصلاح کے تئیں انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ایسے وجودوں کے واقعات کی رو سے ترغیب دلائی جو اصلاح اعمال کے سلسلہ میں ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ غرض اصلاح اعمال کے تمام اساسی اور جزوی پہلوؤں پر نہایت ہی سیر کن بحث فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصلاح اعمال کی طرف خصوصی توجہ اسلئے دلائی کیونکہ ہماری فتح وظفر کا راز اچھے اعمال کرنے میں مضمر ہے۔ مطہر اور مزکی وجود ہی دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن فی زمانہ ایسے اسباب کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں جو اس ہدف اور نصب العین کے حصول میں مانع ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے ان کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمیں ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی کے طارق احمد صاحب ایڈیشنل انچارج شعبہ سمعی وبصری نے ’’وقف زندگی کی اہمیت اور جامعہ احمدیہ میں حصول تعلیم کی برکات‘‘ کے موضوع پر کی۔

آپ نے فرمایا کہ ہر زمانے میں وقف کی اہمیت رہی ہے خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء واقفین زندگی ہی تھے۔ آپ نے گزشتہ انبیا کی قربانیوں کی مثال دیتے ہوئے وقف کی اہمیت بیان کی۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت آدم کے بیٹے اور حضرت مریم کی قربانیوں کی مثالیں بیان فرمائیں۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

جامعہ احمدیہ کے حوالے سے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ خدشہ تھا کہ علمائے سلسلہ وفات پاتے جاتے ہیں اور انکی جگہ لینے کیلئے آئندہ کوئی نہیں ہے اس لئے آپ نے اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی تا کہ اس سے دین کے عالم تیار ہو سکیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بعض لوگوں نے اس شاخ دینیات کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت مصلح موعود کی بروقت رہنمائی کے نتیجہ میں یہ شاخ قائم رہی اور اس سے فارغ ہونے والے علماء سلسلہ نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور اسلام احمدیت کو عظیم الشان فتوحات سے ہمکنار کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے میدان تبلیغ میں رونما ہونے والے خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تیسری تقریر محترم مولوی محمد عنایت اللہ منڈاشی صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ”رشتہ ناطہ کے مسائل“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں موجودہ زمانے میں پیدا ہونے والے رشتہ ناطہ کے مسائل اور ان کا حل بیان فرمائے۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احیائے دین اور اقامت شریعت کے لئے مبعوث فرمایا آپ نے بھی رشتہ ناطہ کے تعلق سے جو ہدایات ہمیں دی ہیں اور آج کے دور میں خلفائے کرام کی طرف سے جو ہدایات جاری ہو رہی ہیں۔ اگر ہم بھی اپنے احمدی معاشرہ کو جنت نظیر بنانا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی قربانی کی مثالیں قائم کرتے ہوئے آپ کی ہدایات پر عمل کریں۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات اور آپ کی دعائیں بیان کیں۔

تیسرا دن دوسرا اجلاس 28 دسمبر 2014

تیسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ پاکستان کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی نور الدین صاحب ناصر مربی سلسلہ نے کی۔ مکرم رضوان احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام ”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں ایک ہی تقریر تھی جو مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے ”عالم اسلام کا بحران اور خلافت احمدیہ کا فیضان“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے آیت کریمہ **واعتصمو بحبل للہ جمیعا** کی روشنی میں فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد خلافت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد آپ اور آپ کے خلفا کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس حبل اللہ کو تھام کر لاکھوں افراد آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچ گئے۔

آپ نے اسلامی ممالک کی تکلیف دہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مسلمان ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ جس قدر نام نہاد جھوٹی خلافتیں قائم ہوئیں وہ مسلمانوں کی لاشوں پر قائم ہوئیں جبکہ خدا نے تو حقیقی خلافت کی یہ نشانی بیان فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوگی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ قائم ہوئی۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے شکریہ احباب پیش کیا۔ آپ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل واحسان ہے کہ اُس نے اس پر امن وخوشگوار روحانی ماحول میں جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ لحہ بہ لحہ آپ کی رہنمائی ہمارے شامل حال رہی۔ آخر پر آپ نے تمام اعلیٰ عہدیداران کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس جلسہ کے بابرکت انعقاد کیلئے ہر ممکن تعاون دیا۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے اختتامی دعا کروائی۔

بعد ازاں ایم ٹی اے سے جلسہ سالانہ قادیان کے سلسلہ میں خصوصی پروگرام نشر ہوئے۔ اس حوالے سے قادیان کے مقامات مقدسہ اور قادیان میں ہونے والی ترقیات کے بارے میں ایک ڈاکیومینٹری دکھائی گئی۔

اختتامی خطاب
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

الحمد للہ کہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ لندن سے شرکا جلسہ سے خطاب فرمایا۔ ٹھیک چار بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے۔ فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اُٹھی۔ کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد سیدنا حضور انور نے مکرم ہانی طاہر صاحب کو تلاوت قرآن کریم کیلئے بلایا۔ بعد ازاں مکرم عاشق حسین صاحب نے فارسی نظم پیش کی۔ اس کے بعد مکرم عزیزم طاہر احمد خالد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام ”وہ پیشوا ہمارا“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرکائے جلسہ سے خطاب فرمایا:

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے مسلمان اسلام کی حقیقی تصویر کو دُنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے بلکہ اپنے باطل اعتقادات کی وجہ سے اسلام کا نام بدنام کرتے ہیں۔ وہ ایسے اعمال کرتے ہیں اور انہیں اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں جس سے غیر مسلم دنیا کو یہ تاثر جاتا ہے کہ اسلام شدت پسند مذہب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم احمدی خود دہشت گردی کا شکار ہیں لیکن ہم اس کا الٹا کر جواب نہیں دیتے یہ ہماری کمزوری نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا ردّ عمل وہ ہونا چاہئے جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

فرمایا: شدت پسند سب سے زیادہ نقصان اسلام کو پہنچا رہے ہیں۔

اسلام امن پسند مذہب ہے وہ غیروں سے بھی اس قسم کے جہاد کی نفی کرتا ہے جو آج کل یہ کر رہے ہیں۔

فرمایا: مسلمان گروہوں کے اس عمل نے اسلام کا دنیا میں اُلٹ تصور پیدا کر دیا ہے۔ بعض سکالر یہ کہتے ہیں کہ ان گروہوں کے عمل اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ لیکن عموماً میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں کے متعلق غلط رائے قائم کی جاتی ہے۔

فرمایا: مغربی میڈیا اسلام کے خلاف ایک کو چار کر رہا ہے۔ قصور مسلمانوں کا ہے لیکن بعض اچھے بھی لکھنے والے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے لکھا کہ میں نے بعض جہادی مسلمانوں سے پوچھا کہ تم اسلامی تعلیم کو ناقص کرنا چاہتے ہو لیکن قرآن کریم میں رحم کی تعلیم بھی ہے۔ اس پر تمہارا عمل نہیں ہے۔ تمہارے اندر اسلام کی رحم کی تعلیم نہیں ہے۔ وہ میرا کوئی جواب نہ دے سکے۔

حضور انور نے فرمایا جن کو اسلامی تعلیم سے واقفیت ہے ان کو پتہ ہے کہ اسلام کی تعلیم شدت پسندی کی نہیں ہے۔

فرمایا: پس یہ غیروں کا کام نہیں ہے، یہ ہمارا کام ہے کہ ہر جگہ اسلام کی امن پسند تعلیم دنیا کو بتائیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے اسی طرح رحم اور عفو کی تعلیم کو جاری کرنا تھا جس طرح پہلے مسیح نے کیا۔ لیکن مسیح محمدی کی تعلیم میں اس سے بڑھ کر رحم اور اخوت کی تعلیم ہے جیسی پہلے مسیح نے بتائی تھی۔ کیونکہ مسیح محمدی نے جس تعلیم کو دنیا کے سامنے رکھا وہ رحمۃ للعالمین کی تعلیم تھی۔ حضور انور نے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور احمدیوں کی ذمہ داریوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ احمدیوں کا کام ہے ہم نے اپنے نفسوں کی بدیوں کو دور کرنا ہے تا کہ ظلم وتعدی اور شیطانیت کا نام ونشان مٹ جائے۔ انسانیت کو ترقی دینی ہے۔ اس طرح رحم کے چشمے پھوٹیں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ ہم نے زمین پر صلح محبت بھائی چارہ اور امن کے نمونے قائم کرنے ہیں۔ جب یہ حالت ہوگی تبھی ہم اسلام کی حقیقی تعلیم کے علمبردار کہلا سکیں گے۔ تبھی ہم خدا تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی محبت میں سب دنیا کو گرفتار کرنے والے بن سکیں گے۔ ہم نے دلوں کو تسخیر کرنا ہے۔ جن کے دل تسخیر ہو جائیں وہ ہمیشہ کی غلامی اور قید کو تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقی اسلام کو کسی کو قیدی بنانے کی ضرورت نہیں، ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ جو کام حضرت مسیح موعودؑ ہم سے لینا چاہتے ہیں ہم اپنے آپ کو اس کیلئے پیش کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ قرآن میں حکم ہے کہ اسلام کے پھیلانے کیلئے تلوار نہ چلاؤ بلکہ قرآن کی خوبیوں کو پیش کرو۔ ابتداء میں تلوار دفاعی طور پر اُٹھائی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا پس اسلام کو نہ کسی تلوار کی ضرورت ہے نہ کسی توپ کی ضرورت ہے۔ اسلام تو وہ خوبصورت مذہب ہے کہ جس کو اس کی سمجھ آجائے وہ اس کا گرویدہ ہو جائے۔

اسلام کی بنیادی تعلیم ہے **لا اکراہ فی الدین** اسلام کی تعلیم کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کا نہیں کہتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اسلام تو چھوڑنے والوں کو قتل کی سزا دیتا ہے تو یہ غلط ہے۔ جو بھی مسلمان ہوتا ہے وہ اپنے دل سے سچائی کو مان کر ہوتا ہے اگر لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے منکر ہوتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا معاملہ ہوتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے مسلمانوں سے کہ قربانیاں کرنے والے مومن عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: افریقہ میں درویشوں کے ذریعہ اسلام پھیلا۔ چین میں اسلام کا درد رکھنے والوں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اسلام پھیلایا۔ ہندوستان میں ٹاٹ پوش درویشوں نے اسلام پھیلایا۔ اسی طرح یورپ میں اسلام کو دل سے قبول کیا

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

’’ہمیشہ وہ شادیاں کامیاب ہوتی ہیں جس میں لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو۔ اور نہ صرف لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو بلکہ دونوں خاندانوں میں بھی آپس میں اچھے تعلقات ہوں۔ اسی طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو اور پھر اس بات کا بھی کہ اعتماد کی فضا کس طرح قائم ہوتی ہے‘‘

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 مارچ 2013ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سیدہ ماہم محمود بنت مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب امریکہ کا عزیزم فرحان احمد باجوہ ابن ڈاکٹر وسیم باجوہ صاحب امریکہ کے ساتھ بارہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ بچی کے باپ کا نام بھی محمود اللہ شاہ ہے اور بچی کے والد کے دادا کا نام بھی محمود اللہ شاہ صاحب تھا جو کہ حضرت سیدہ ام طاہر کے بھائی تھے اور بچی کے دادا سید مسعود مبارک شاہ صاحب واقف زندگی تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت ربوہ میں ناظر بیت المال خرچ تھے۔ انتہائی دعا گو بزرگ تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ نیا قائم ہونے والا رشتہ بھی اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں میں بڑھنے والا ہو اور ان کی آئندہ نسلیں بھی نیک ہوں۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنے والے ہوں کہ اس نئے قائم ہونے والے رشتہ کے بعد ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ وہ شادیاں کامیاب ہوتی ہیں جس میں لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو۔ اور نہ صرف لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو بلکہ دونوں خاندانوں میں بھی آپس میں اچھے تعلقات ہوں۔ اسی طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو اور پھر اس بات کا بھی کہ اعتماد کی فضا کس طرح قائم ہوتی ہے۔

پس نئے قائم ہونے والے رشتے بھی اس بات کا خیال رکھنے والے ہونے چاہئیں کہ رشتوں کو قائم رکھنے کا اپنی اصلاح کا اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کا ایک اہم ضروری جزو سچائی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ تمہاری نظر اس بات پر رہنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کیا ہے۔ تمہارے اس دنیا کے عمل، تمہاری سوچیں صرف دنیاوی سوچیں نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی سوچیں ہوں جن کی انتہا اگلے جہان کی جزا سزا پر منتج ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کرے کہ یہ نیا قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہو اور ان کی نسلوں میں سے بھی احمدیت کے خادم پیدا ہوتے رہیں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان
مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان

گیا۔ فرمایا ہاں سپین میں عیسائیت ضرور تلوار کے زور سے پھیلائی گئی۔ ایک مسلمان تنظیم کی عورت مجھے ملی (سپینش تھی) کہنے لگی میں نو مسلم نہیں ہوں۔ اب مذہبی آزادی ملی ہے تو میں اپنے اصل مذہب اسلام میں واپس آئی ہوں۔ پس خدا کا کلام یقیناً سچا ہے کہ لوگوں کے خوف سے اسلام چھوڑا جا سکتا ہے ان کو ڈرا کر اسلام میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ سپین میں ہم تلوار سے نہیں محبت سے دل جیت کر وہ علاقے واپس لیں گے۔ یہی ہمیں مسیح محمدی نے بتایا ہے کہ اسلام وہ خوبصورت مذہب ہے جس کو کسی تلوار کی ضرورت نہیں۔

فرمایا: مسیح موعودؑ اس لئے دنیا میں آیا ہے کہ دین کے نام پر تلوار اُٹھانے کا خاتمہ کرے۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آقا و مولیٰ خدا ہے نہ کہ کوئی اور آج اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل اور تبلیغ ہم غلام مسیح الزمان ہی کر رہے ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے اس کا عہد لیا تھا۔ ہم ہی ہیں جو دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ قرون اولیٰ میں جو جنگیں ہوئیں وہ دین کے نام پر نہیں بلکہ قیام امن کیلئے ہوئیں۔

فرمایا: مسلمانوں کو بلا جواز غیر مسلموں کا خون بہانے کی ضرورت نہیں بندوق کے زور سے عقائد بدلنا صریحاً اسلام کے خلاف ہے۔ اس ضمن میں حضور نے قرآن مجید کی بعض مثالیں بیان فرمائیں۔

فرمایا: خدا تعالیٰ حقیقی مسلمانوں کو بلند حوصلگی کی تعلیم دیتا ہے اور منع کرتا ہے کہ کسی کو عبادت سے روکا جائے کیسا پیارا اُسوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ آپ نے نجران کے وفد کو مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دی۔ فرمایا باجے گاجے کے علاوہ ہر کوئی خدا کی عبادت کیلئے مسجد میں جا سکتا ہے۔

فرمایا مسلمانوں کے آج کل کے تشدد پسندانہ عمل کے باوجود اسلامی تعلیم کی خوبصورتی قائم ہے۔ اسلام کا وسعت حوصلہ اس کی تعلیم سے عیاں ہے۔ آج جماعت احمدیہ مسلمہ ہی ہے جو اس کی عملی تصویر ہے۔ اگر تمام مذاہب اس ایک حکم پر عمل کریں تو دنیا میں مذہب کی بنیاد پر کبھی فساد نہ ہو۔

قرآنی تعلیم ہے کہ خدا سب کا ربّ ہے ایک مسلمان جس کو خدا کی حقیقی تعلیم کا ادراک ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ دوسری قوم سے نفرت کرے۔

منہ سے الحمد للہ کہنا اس وقت تک فائدہ نہیں دے سکتا جب تک دل سے تمام دنیا کے لئے امن اور سلامتی کی خواہش نہ ہو۔ امن و سلامتی کی تعلیم سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ یہ تعلیم ان لوگوں کا منہ بند کرتی ہے جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے پشاور کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ٹی وی چینل والے نے کہا کہ یہ دہشت گردی قادیانیوں نے کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ عطا کرے۔ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کی خدمت کا حق ادا کریں۔ آج ہم یہ عہد کرتے ہوئے اُٹھیں کہ ہم نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ بنا ہے۔ دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم دکھانی ہے اور اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ محبت کو بکھیرنا ہے اور نفرت کو دُور کرنا ہے۔ خاص طور پر جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ مسیح موعودؑ نے اس کام کی تکمیل میں کس طرح اپنے رات دن بسر کیے۔ فرمایا پس اپنی حالتوں کو بدلیں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے یہ ذمہ داری نبھانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ پہلے یہاں سے ایک نظم ہو گی اس کے بعد قادیان والے نظم پڑھیں گے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد پر عزیزم مرتضیٰ منّان صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

’ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں‘

کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد قادیان سے خدام و اطفال اور ناصرات کے گروپس نے ترانے پیش کئے جو ایم ٹی اے سے براہ راست نشر ہوئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ترانوں کے اختتام تک ازراہ شفقت بنفس نفیس تشریف فرما رہے۔

متفرق امور

امسال جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹیاں احسن طریق پر ادا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل افسران کی منظوری حاصل کی گئی۔ محترم شعیب احمد صاحب، ناظر بیت المال خرچ قادیان (افسر جلسہ سالانہ) محترم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بھارت، افسر جلسہ گاہ، محترم رفیق احمد بیگ صاحب، افسر خدمت خلق۔ امسال مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے 31 نظامتیں اور 24 قیام گاہیں بنائی گئیں اور تین لنگر خانے جاری کئے گئے۔

درس و تدریس: جلسہ سالانہ قادیان کے روحانی ماحول سے استفادہ کرنے کیلئے ۲۲ دسمبر سے 4 جنوری ۲۰۱۵ تک مرکزی مساجد میں نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ امسال قادیان کی جملہ مساجد مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد، مسجد فضل، مسجد دارالانوار، مسجد طاہر، مسجد بشارت، مسجد محمود (ننگل) مسجد نور، مسجد دارالفتوح، مسجد دارالرحمت، مسجد دارالبرکات، مسجد مہدی میں بعد نماز فجر درس القرآن کا التزام کیا گیا۔

ڈاکیومنٹری: امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کے استفادہ کے لئے تمام مساجد اور بڑی قیام گاہوں میں جماعتی تعارف پر مشتمل ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔ تمام احباب و مستورات نے نہایت ذوق شوق سے یہ ڈاکیومنٹری دیکھی۔

پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا: 28 صوبوں کی 12 زبانوں کے 89 اخبارات نے 300 سے زائد خبریں، مضامین اور سپلیمنٹ شائع کئے۔ 9 ٹی وی چینلز اور 2 ریڈیو چینلز نے جلسہ سالانہ کی کوریج نشر کی۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۹ دسمبر 2014ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد اقصیٰ محترم محمد عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے 26 نکاحوں کے اعلان کئے۔ اللہ تعالیٰ اس روحانی جلسہ کے بیشمار افضال و برکات سے شاملین جلسہ کو سارا سال استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
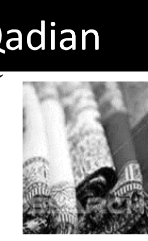
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 23/اگست 2014ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم بشیر احمد زاہد صاحب (یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 22/اگست 2014 کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے دادا حضرت کرم داد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ بشیر آباد سندھ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ٹیچر اور پھر نائب ہیڈ ماسٹر رہے۔ بعد ازاں گورنمنٹ کی طرف سے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے طور پر تقرر ہوا۔ اس ملازمت کے دوران انہیں مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ جماعتی لحاظ سے حیدر آباد میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی جن میں ضلع کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری تعلیم القرآن اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کی خدمات شامل ہیں۔ چند سال قبل یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، خدمت کا جذبہ رکھنے والے بہت نیک، صالح اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا اور اکثر اس بات کا اظہار کرتے کہ جو کچھ ہمیں ملا ہے خلافت کی برکت سے ملا ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فیض احمد زاہد صاحب (مبلغ سلسلہ) آجکل کیٹ فورڈ (یوکے) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس موقع پر حسب ذیل کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم میر عبدالرحیم صاحب (آف جرمنی)

6 اگست 2014 کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد دیہاتی مبلغ کی حیثیت سے کشمیر کے مختلف علاقوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان کے پاکیزہ ماحول کا آپ کی ذات پر گہرا اثر تھا۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور کتب سلسلہ کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ طب سے بھی آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔ آپ نہایت سادہ مزاج، درویش منش، متوکل اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مرحوم (سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ) اور مکرم میر عبد الباسط صاحب (نائب ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ) کے والد تھے۔

(2) مکرم صوبیدار عمر شریف صاحب (محلہ دارالفتوح شرقی۔ ربوہ) 26 مئی 2011ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو لمبا عرصہ شعبہ مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں نیز 12 سال تک صدر محلہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، نہایت محنتی، شریف النفس، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم چوہدری عطاء محمد قمر صاحب (محلہ نصیر آباد حلقہ غالب۔ ربوہ) 3 جون 2014ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کا تعلق ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ آپ کو ناظم انصار اللہ اور سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع گوجرانوالہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد، منکسر المزاج نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں 25 افراد پر مشتمل تین خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم رضا محمد انجم صاحب نگران بہشتی مقبرہ توسیع ربوہ کے والد تھے۔

(4) مکرم عبدالغنی صاحب کشمیری (اورنگی ٹاؤن۔ کراچی) 2 مئی 2014ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کراچی میں مرحوم کا گھر غیر احمدیوں کے ایک مدرسہ کے سامنے واقع ہے۔ لمبا عرصہ بڑی بہادری کے ساتھ مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب حالات بہت خراب ہوگئے تو ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے اور پھر وہاں سے ربوہ شفٹ ہوگئے۔ آپ نماز با جماعت کے پابند، دعا گو، ملنسار، عہدیداران جماعت کا احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

(5) مکرمہ محمد بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب چک نمبر 563 گ ب شرقی۔ ضلع فیصل آباد) 3 مئی کو تقریباً 100 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم و صلوۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، جماعت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(6) مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب مرحوم۔ محلہ فیکٹری ایریا حلقہ سلام۔ ربوہ) 14 جون 2014 کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ تنظیمی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت خوش اخلاق، مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

(7) مکرم قریشی منور احمد صاحب (ابن مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب شہید۔ امیر جماعت سکھر) 2 جون 2014 کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو مختلف جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ زعیم انصار اللہ حیدر آباد بھی رہے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور اپنے بچوں کو بھی مالی قربانی کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 27/اگست 2014ء بروز بدھ بوقت 11:30 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب۔ جرمنی) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 22/اگست 2014ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت نیک تہجد گزار، نمازوں کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جرمنی قیام کے دوران آٹھ سال تک لوکل مجلس میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس موقع پر مکرم قیصر محمود صاحب (ابن مکرم شیخ رفیق احمد صاحب۔ وہرہ۔ چنئی۔ انڈیا) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

آپ 15/ اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے دادا مکرم حاجی شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ چنئی میں نائب امیر، سیکرٹری امور عامہ اور قاضی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ غریبوں کے ہمدرد، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی قربانی اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا عشق اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی بروک لین (امریکہ) میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ☆......☆

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں۔

پس ہمیں چاہئے کہ یہ ذاتی جوش پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پھر درود شریف پڑھنے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایک جگہ کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھیجو نبی پر۔ پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے یعنی محبت میں بڑھنے کے لئے اور اس کی تجدید کرنے کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا ہے تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ میں آ جائے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے (ان دنوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط باتیں کی جاتی تھیں جب آپ نے یہ فرمایا ارشاد) کہ ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلے کو قائم کیا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس سے بڑھ کر اسلام میں گزرا ہے جس میں اس قدر سب و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوئی ہو۔ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت میں اس درد سے بیقرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حس بھی باقی نہیں رہی کہ اس بے عزتی کو محسوس کر لیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سب و شتم پر وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا۔

پس ہمارا یہ اور بھی زیادہ فرض بن جاتا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر درود بھیجیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پس آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں۔ اس کے آگے یہ بھی فرمایا آپ نے اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی کے لئے ضروری ہے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی آواز پر ہم لبیک کہنے والے ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے دعوے پہ پورے اترنے والے ہوں۔ صرف نعروں اور جلوسوں سے یہ محبت کا حق ادا نہیں ہوگا جو غیر از جماعت مسلمان کرتے رہتے ہیں۔ اس محبت کا حق ادا کرنے کے لئے آج ہر احمدی کروڑوں کروڑ درود اور سلام اپنے دل کے درد کے ساتھ ملا کر عرش پر پہنچائے۔ یہ درود بندوں کی بندوقوں کی گولیوں سے زیادہ دشمن کے خاتمے میں کام آئے گا۔ پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ درود پڑھنے کا طریق کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے فرمایا کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجے تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔ اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اُس عالم میں ظاہر کرے۔ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔

پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلا شبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔ فرمایا کہ درود شریف وہی بہتر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور توجہ سے تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جاوے۔

اللہ تعالیٰ یہ روح ہم سب میں پیدا کرے۔ ہمارے دل سے ایسا درود نکلے جو عرش پر پہنچے اور ہمیں بھی اس سے سیراب کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو درود پڑھتے ہیں اور بڑے درد سے پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس کے فیض کے نظارے بھی دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس طرح درود پڑھنے والوں کی جماعت میں تعداد بڑھتی چلی جائے جس کا فائدہ جماعتی طور پر بھی ہوگا جماعتی ترقی میں بھی ہوگا۔ حضرت مصلح موعود کا درود کا انداز ایک مجھے بہت اچھا لگتا ہے گو ہم میں سے بعض اس کے قریب قریب پڑھتے ہیں لیکن یہ ایسا انداز ہے جو میں آپ کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں جس سے درود کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی محبت میں ایک نئے رنگ میں اضافہ ہوتا ہے اور جماعتی ترقی کے لئے بھی دعا کا ادراک پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک جگہ کہ جب ہم دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں تو یہ دعا ایک رنگ میں ہمارے لئے بھی بلندیٔ درجات کا موجب بنتی ہے چنانچہ ہم جب درود پڑھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہوتے ہیں وہاں ہمارے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ان کو انعام مل کر پھر ان کے واسطے سے ہم تک پہنچتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے چھلنی میں کوئی چیز ڈالو تو وہ اس میں سے نکل کر نیچے جو کپڑا پڑا ہو اس میں بھی آ گرتی ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس امت کے لئے بطور چھلنی بنایا ہے۔ پہلے خدا ان کو اپنی برکات سے حصہ دیتا ہے اور پھر وہ برکات ان کے توسط اور ان کے طفیل سے ہمیں ملتی ہیں۔ اسلام کا مسلمہ اصل ہے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ دعائیں مرنے والے کو ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں۔

پس یہ ذریعہ ہے جس سے بغیر اس کے کہ کوئی مشرکانہ حرکت ہو ہم خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور قوم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے گویا قومی اور فردی دونوں فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح درود پڑھنے اور جواب دینے سے۔ پس یہ طریق ایسا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس سے جماعتی ترقی کے بھی راستے کھلتے ہیں اور جب جماعت ترقی کرے گی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کی تعداد بڑھے گی تو مخالفین کی تعداد بھی گھٹتی چلی جائے گی۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اللھم صل علی محمد اور اللھم بارک علی محمد علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ تو اس بارے میں لغت میں اس طرح وضاحت ہے کہ لغوی اعتبار سے الصلوۃ کا مطلب التعظیم بھی ہے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ اللھم صل علی محمد میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اللھم بارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم مولوی عبدالقادر دہلوی صاحب درویش مرحوم اور محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کا ذکر خیر فرماتے ہوئے ہر دو مرحومین کے اوصافِ حمیدہ اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ حضور انور نے ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ❁

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
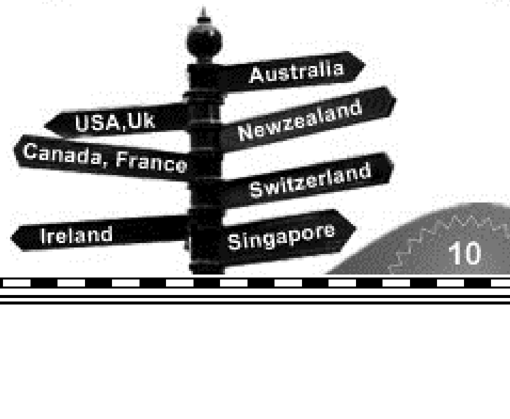

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 29 Jan 2015 Issue No.5

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 16 جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے۔اس کے فرشتے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعائیں دے رہے ہیں اس کے لئے رحمت مانگ رہے ہیں۔ پس جب یہ صورتحال ہے تو وہ لوگ جو مختلف حیلے اور ہتھکنڈے استعمال کر کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کو روکنا یا کم کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط الزامات لگاتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ان کی یہ سازشیں اور کوششیں اللہ تعالیٰ کے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا چلا جائے گا اور اس زمانے میں تو اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے اس کی مدد کے سامان بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے خود فرما رہا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نہ پہلے کبھی کامیاب ہو سکے نہ اب کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔اس لئے اس کی تو ایک حقیقی مسلمان کو فکر ہی نہیں ہونی چاہئے کہ اسلام کو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کوئی دنیاوی کوشش نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ہاں جو کام اللہ تعالیٰ نے حقیقی مسلمان کے ذمے لگایا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ اور اس کے فرشتے اس نبی کے مقام کو اونچا کرنے کے لئے اس پر رحمت بھیج رہے ہیں۔تم اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے کامل مکمل اور آخری نبی پر بیشمار درود اور سلام بھیجو۔ پس یہ فرض ہے جو ایک حقیقی مسلمان کا ہے۔ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو ترقی دیتے چلے جانے والوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی بات کے پیچھے چلتے ہوئے بے شمار درود اور سلام ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجیں۔

گزشتہ دنوں فرانس میں جو حالات ہوئے اور مسلمان کہلانے والوں نے ایک اخبار کے دفتر پر حملہ کر کے جو بارہ آدمیوں کو مار دیا اس کے بارے میں مختصر ذکر کر کے گزشتہ جمعہ میں میں نے احمدیوں کو افرادِ جماعت کو درود پڑھنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ قتل و غارت گری سے اسلام کی فتح نہیں ہوگی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں گے۔ نیز اس فکر کا بھی میں نے اظہار کیا تھا کہ اس حملے کے بدلے میں غلط ردّ عمل دکھایا جا سکتا ہے یا دکھایا جائے گا اور یہی ان لوگوں سے امید کی جا سکتی تھی۔ غلط ردّ عمل دکھا کر ان لوگوں نے بھی دوبارہ خاکے شائع کئے جو پھر ہمارے لئے تکلیف کا مزید باعث بنے اور ہر حقیقی مسلمان کے لئے تکلیف کا باعث بننے چاہئے تھے۔

پس اس عمل نے دنیا کے بہت سے ممالک میں نہ صرف اسلام کی تعلیم کے غلط تصور کو ہوا دی ہے بلکہ مرتے دشمن کو زندہ کرنے کا کردار بھی ادا کیا ہے۔کاش کہ مسلمان تنظیمیں جو اسلام کے نام پر ظلم کرتی ہیں سمجھیں کہ اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم زیادہ جلدی دنیا کو اسلام کی آغوش میں لا سکتی ہے۔اسلام جس طرح صبر اور حوصلے کی تعلیم دیتا ہے اس کا کوئی دوسرا مذہب مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ یہ دنیا دار تو وہ لوگ ہیں جن کی دین کی آنکھ اندھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی بات تو ایک طرف خود خدا تعالیٰ کا استہزا کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ان جاہلوں کے عمل پر اگر ہماری طرف سے بھی جاہلانہ ردّ عمل ہو تو یہ ضد میں آ کر مزید جہالت کی باتیں کریں گے۔پس ایک حقیقی مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔ معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ جب میرے پاس لوٹنا ہے تب ان کی حرکتوں کا خمیازہ انہیں بھگتنا ہوگا۔آخر ایک دن اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تب اللہ تعالیٰ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔آجکل دشمن،اسلام کے خلاف تلوار اٹھانے کے بجائے ایسے ہی گھٹیا ہتھکنڈے استعمال کر کے اسلام کو اسلام کی تعلیم کو اور آنحضرت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں ایک اصولی بات بتا دی ہے کہ یہ حرکتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ پوپ نے بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ آزادی رائے کی کوئی حد ہونی چاہئے۔آزادیٔ رائے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل چھوٹ دے دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کا ایک وقار ہے اور اس کا احترام ضروری ہے اور کسی بھی مذہب کی عزت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔

آجکل میڈیا دنیا پر چھایا ہوا ہے اور کہیں بھی آگ لگانے یا آگ بجھانے فساد پیدا کرنے یا فساد روکنے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے یہ۔اس مرتبہ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اس واقعے کے بعد یو۔کے اور دنیا کے مختلف میڈیا نے جماعت سے بھی ہمارا ردّ عمل اور یا مؤقف اس بارے میں پوچھا جس میں ہم نے اس قتل کے واقعے کے بارے میں بتایا کہ یہ غیر اسلامی فعل ہے اور ہم اس پر افسوس کرتے ہیں لیکن آزادیٔ رائے کی بھی کچھ حدود ہونی چاہئے ورنہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کے ذمہ دار وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں۔

بہر حال اس کے علاوہ تفصیلی باتیں کچھ بیان ہوئی ہیں پریس میں۔ یو۔کے میں سکائی نیوز فائیو بی بی ریڈیو ایل بی سی بی بی سی لیڈز اور لنڈن لائیو پھر باہر کے ٹی وی ہیں فاکس ٹی وی ہے سی این این ہے کینیڈا کے اخبارات ہیں اس طرح یونان آئرلینڈ فرانس امریکہ کے مختلف اخبارات ہیں انہوں نے ہمارا مؤقف بیان کیا۔ انٹرویوان کے سٹوڈیو میں جا کر بھی ہوئے ہیں اور کئی ملین لوگوں تک اسلام کا حقیقی مؤقف اور تعلیم پہنچی ہے اس ذریعے سے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اسلام کی تعلیم کا صحیح رُخ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا کو بتانا ہے جو آپ سے سیکھا۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بھی کہا تھا کہ اپنے اپنے حلقے میں دنیا کو یہ پیغام دیں اور سمجھائیں کہ غلط ردّ عمل صرف فساد کو جنم دیں گے اور کچھ نہیں ہوگا۔اور موجودہ حالات پھر بھڑک کر جو حالات ہیں دنیا میں ان میں پھر ایک آگ لگ جائے گی اور یہ آگ پھر چاروں طرف پھیلنے والی آگ بن جائے گی جس کی دنیا اس وقت متحمل نہیں ہو سکتی۔

پس غلط ردّ عمل سے نہ لوگوں کو انگیخت کرو نہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دو۔ خدا تعالیٰ دنیا کو عقل دے لیکن ایک احمدی کا ایک بہت بڑا کام اس کے ساتھ اس طریق پر چلنا بھی ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام ایک جوش کے ساتھ بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ایک مؤمن کو حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس اس حوالے سے اس وقت میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کروں گا جو درود شریف کی اہمیت اور اس کے فوائد کو بھی واضح کرتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے کی وجہ سے ہمارے دل اس وقت چھلنی ہوتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی نازیبا الفاظ کہے جائیں یا کسی بھی طرح غلط رنگ میں آپ کی طرف کوئی بات منسوب کی جائے۔ لیکن اس محبت کا حقیقی اظہار اور اس کا فائدہ کس طرح ہوگا اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کا اظہار جس کے نتیجے میں آپ کا قرب ملے درود شریف پڑھنے سے ہی ہے۔

پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے کہ تم درود بھیجو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

پس یہ درود جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کرتا ہے وہاں قبولیت دعا کے لئے بھی ضروری ہے اور اپنی بخشش کے لئے بھی ضروری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تم درود نہ بھیجو اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔ درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے کہ آپ درود شریف کے

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad